رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۱ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء | نمبر ۵۰

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں ؛

اُردو کا قاعدہ	۲پائی ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار	عقاید اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر		ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲و۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر		ہدایت المسلمین	۸ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۴ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	ار	اسلام میں مسیح اُردو	۱۰ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روے اسلام	۲ر
رومن اردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۲پائی	الکفارہ	۶ر	سمپردائے	۱۰و۲ر
دیہاتی سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۲پائی	بائبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
″ سوال وجواب رومن اُردو	۲پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اوّل اُردو	۶ر
″ سوال وجواب گورمکھی	۲پائی	اشعار شیریں	۸ر	تحقیق بائبل	۱۴ر
شبد وغزلیں اُردو	۱ر	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد وغزلیں گورمکھی	۲ر	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	۸ر
سوالات متی کی انجیل پر	ار	کشف القرآن	۶ر	حیات مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول۔ من تصنیف ایڈورڈ لے آئینٹ صاحب رومن اُردو صفحہ ۱۰۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے پرتاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۹ ر و ۹ ر ÷

صحت جسمی } من تصنیف قاضی سیر محمد۔ کونبھی۔ فارسی اُردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب ہے جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے ÷

انجیل برنباس } من تصنیف عبدالاحد از قاہرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۱۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری ٹنگیسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر ÷

مسیح کی تعلیم } من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جس کو ڈاکٹر ڈبلیو ہینٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی اُردو۔ رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۹ر۔ اور ۱۲ر یہہ کتاب نہایت ضروری ہو ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ÷

خاندانی فرائض } ۱۲۰ صفحے قیمت اُردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویں گی ÷

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے ÷

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اردو ۸ر ÷

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۸ر ÷

ذات وچار۔ فارسی اُردو قیمت ۲ر ÷

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو قیمت ۲ر ÷

دائی گری } من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ سا کن لودیانہ رومن اردو ۳ر فارسی اُردو ۴ر ÷

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اسلئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے ÷

ہدایت تیمارداران } یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھر انہیں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اردو قیمت ۶ر یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے امید ہے کہ بہت جلد چھپ کر تیار ہو جائیگی ÷

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۱ر فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں۔ ۱۔ بھگیل سنگھ نمبر وار۔ ۲۔ اسبادی نوکری۔ ۳۔ سدپیک جیون۔ ۴۔ پھرکی۔ ۵۔ میں رندا پھر دا ہاں۔ ۶۔ ایک کستی دی کتھا۔ ۷۔ ذات ورن۔ ۸۔ سیونک کھا گئی ÷

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸ر ÷ — شعاع نور حصہ اول و دویم ۵ر
رامنس کروسو ۸ر — طیطس یا رفیق صلیب ۱۲ر ÷
طلائی شمعدان ۴ر ÷ — تحقیق الاسلام حصہ اول ۲ر
مارکوپولو کا سفرنامہ ۸ر ÷ — مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲ر
روح سے معمور زندگی ۴ر ÷ — القاب مسیح
طریق دعا ۴ر ÷ — بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے ۴ر

روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ ۴ر ÷

نور افشاں

لودیانہ جمعہ - ۱۲ دسمبر ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

کاسگنج سٹیشن سے بمبئی بڑودہ و سنٹرل انڈیا ریلوے لائن کے سٹیشن ریواڑی تک براہ علیگڈہ متھرا کا اور نوح اور پھر نوح سے دہلی تک شاخ ریلوے کی پیمائش کی منظوری دی گئی ہے۔

تازہ ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں پی سارچی اور محمد علی نامی ہندوستانی طلبا نے بی ۔اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ اور ڈبلیو سی - وی اے نے بی -ایم اور بی - ایس سی کا امتحان پاس کیا ہے۔

راجہ بازار کے کارخانہ بم کے متعلق پندرہ مشتبہ اشخاص کمشنر پولیس کے سامنے پیش ہوئے۔ غالباً بعض مزید مسنی خیز گرفتاریاں بھی عمل میں آنے والی ہیں۔ بنگال پولیس اور صیغہ تحقیقات جرائم فوجداری کے انسپکٹر کلکتہ میں مصروف تفتیش و تحقیقات ہیں کہتے ہیں کہ دہلی کے حادثہ بم سے کلکتہ کے کارخانہ بم کے تازہ گرفتار شدہ ملزموں کے باہمی تعلق کی نسبت کافی شہادت بہم پہنچ گئی ہے۔ ملزمین مشرقی بنگال کی ایک سمیتی (سبھا) سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان اور دیگر گرفتاریوں سے انسپکٹر پولیس ته لال بنرجی کی موت پر بھی روشنی پڑنے کی توقع کی جاتی ہے۔

اخبار سرا دہلی نیوز افواہاً لکھتا ہے کہ غیری لیسٹ اور کیپا کو پھر بنگال میں شامل کر دیا جائیگا۔

انڈین سپیسی بنک بمبئی کو بند کیئے جانے کی جو درخواست جسٹس اور جج ہائیکورٹ بمبئی کے سامنے گذری تھی وہ خارج ہوگئی کیونکہ مسٹر چین لال پنالال نے منیٹ کے بنک کے دس حصے خریدنے اور خرچہ مقدمہ ادا کرنے پر آمادگی ظاہر کی تھی

میونسپلٹی رنگون نے دس لاکھ ۲۸ ہزار روپے قرض کے لئے اشتہار دیا ہے۔

پچھلے دنوں مسٹر ریمزے میکڈ انلڈ لارڈ واسٹنگٹن اور مسٹر تھیوڈور ماریسن نے گورکل ہردوار کا بھی معائنہ فرمایا تھا اور اللہ ملاحظہ سے بہت مسرور ہوئے۔

۲۳ نومبر کی شام کو بنگال کے کلکتہ کی مختلف علمی سوسائیٹیوں کے پانسو قائمقاموں نے جن میں یورپین بھی داخل تھے بلپور پہنچکر ربندرا ناتھ ٹیگور کو نوبل پرائز عطا ہونے پر بنگالی سنسکرت وانگریزی میں تہنیت نامے پیش کئے اور پھول برسائے۔

گورنمنٹ بمبئی نے موجودہ بنکنگ حالت کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کیا ہے جس کی صدارت پر آنریبل مسٹر جسٹس راو جج ہائیکورٹ بمبئی کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ اور سنا جاتا ہے کہ جسٹس راو کے بجائے مسٹر اے - ایم قاضی جی بیرسٹر بہ تہوڑے دنوں کے لئے ہائی کورٹ عارضی جج مقرر کئے گئے ہیں۔

پنڈت کاری لاجوتی وائس پرنسپل اور خوشحالیہ دیوی سسٹر پروفیسر کنیا مہاودیالہ جالندہر نے نفیو صونیکل لاج گیا میں تعلیم نسواں پر لکچر دیا۔

مہاراجہ ٹراونکور نے جو دیوان کے ساتھ دورہ کرنے دیے ہیں مسٹر ایم کرشنا نائر بی - اے - بی ایل چیف جسٹس کو دیوان کی غیر حاضری کے دوران میں قائم مقام دیوان مقرر کیا۔

سرکاری پریس ٹپنہ سے ۳۰۰ روپیہ کا سامان چوری ہوگیا پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔

پچھلے ہفتہ کانپور میں ہندیان جنوبی افریقہ کے لئے چندہ جمع کرنے کی خاطر اہلیہ آنریبل مسٹر نرنجن ناتھ کی تحریک سے ایک زنانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں بعض عورتوں کی تقریروں کے بعد متعدد زیور قوم کے دیدیے گئے۔

بمبئی کے کارخانہ سیکس کی نئی عمارت کی چھت گرنے سے دس آدمی ہلاک ہوئے۔ اور سات زخمی ہونے کی وجہ سے ہسپتال پہونچائے گئے۔ حادثہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی

لارڈ لشپ کلکتہ پر خفیف عمل جراحی کامیابی سے ہوا۔

تاربرقی

۶ دسمبر لندن - جنوبی ویلز میں جو سٹرائیک ہوا تھا اس کا اب فیصلہ ہو گیا ہے جس کے رو سے دو انجن ڈرائیور جنہوں نے ہڑتال کی تھی موقوف کر دیئے ہیں - اور دیگر تمام ہڑتالی اپنے کاموں پر واپس آ رہے ہیں - اور سونڈن ہسپتال کو ایک شلنگ سے نصف کراؤن تک چندہ جانے والا کرتے ہیں - مسٹر جیمس تھامسن ایم پی لوگوں کی ٹکسال کا سربراہ ہے - مگر بتاتا ہے کہ موجودہ مثال سے ان سب باتوں کی تصدیق ہوتی ہے - جو ہمیشہ ہمدردانہ ہڑتال کے خلاف کہا گیا ہے -

۷ دسمبر لندن - جنوبی ویلز کا جو فیصلہ ہے وہ ہڑتالیوں کے لئے ایک سخت صدمہ اور نقصان ثابت ہوا ہے - کمپنی اپنی بات پر اڑی ہوئی ہے - اور دو خارج شدہ انجن ڈرائیوروں کو از سر نو جگہ دینے سے انکاری ہے - مسٹر ٹامسن - ایم پی موجودہ مہلک غلطی کے ذریعے فائدہ نہ اٹھانے کے لئے لوگوں کو متنبہ کر رہے ہیں - اور کہ وہ بغاوت کو دبا دیں جس کا نتیجہ صرف یہ ہوگا کہ تم خود اس سے دکھ میں پڑ جاؤ گے - اور تجارتی اتحاد کو برباد کرو گے -

۷ - دسمبر لندن - مگر اس کے خلاف ڈبلن میں ہڑتال تا حال جاری ہے - اس کے انسداد میں ناامیدی ہوئی ہے - باوجود ساری رات صلاح اور مشورہ کرنے اور مصالحت پیش کرنے کے بھی تمام کارروائی رائیگاں گئی کیونکہ مالکوں نے ہڑتالیوں کے ایک از سر نو کل بیان کے مطالعہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا - انگریزی تجارتی متحدین جنہوں نے اس کام میں حصہ لیا تھا - واپس لندن چلے گئے -

۷ دسمبر ڈبلن - مزدوروں کے ہمدردوں نے ہڑتالی تنازعہ کو [illegible]

زور کرنے کے لئے ایک بل پاس کیا ہے - اور اس شخص کو سزا دینے کا قانون مقرر کر دیا ہے - جو لوگوں کو کام پر آنے سے مزاحمت کرے -

۷ دسمبر ٹوکیو - جاپانی کارخانہ جہاز سازی کے نئے پروگرام سے معلوم ہوتا ہے - کہ تین جنگی حفاظتی جہاز تیار کئے جائیں گے -

۷ - دسمبر ٹوکیو - خاندان کے سرکاری مشوروں سے معلوم ہوتا ہے - کہ حال ہی میں جو وہاں پر سازش ہوئی ہے اس کے متعلق پوری گرفتاریاں ہو چکی ہیں - ان میں سے چھ آدمیوں کو پھانسی کا حکم ہوا ہے - اور ۱۳۱ کو مختلف اقسام کی تعزیریں دی گئی ہیں - کہتے ہیں کہ یہ سازش کانشن کے چینی باغیوں کی جانب سے شروع ہوئی تھی جنہوں نے لوٹ مار کے لئے فارموسا جزیرہ میں بد امنی کا آغاز کیا تھا جنرل آساہی کہتا ہے کہ یہ اس طول طویل بد انتظامی کا نتیجہ ہے جو فارموسا کے جزیرہ کی حکومت میں واقعہ ہوئی تھی -

۷ دسمبر لنڈن - لانسشر کے ڈاکخانہ کے ڈیلیگیٹیوں نے جنکی تعداد ۲۲ ہزار کی ہے - یہ تجویز پاس کی ہے - کہ پندرہ فی صدی ترقی کے بارے میں ایک دعوے پیش کیا جائے - مگر جب ۲۰ نومبر کو ڈاکخانہ کے ملازمین کا ایک ڈیپوٹیشن مسٹر سیموئیل کے پاس پہنچا اور اس کا اس نے خیر مقدم کیا تو یہ درخواست اس نے رد کر دی - ایک رزولیوشن پاس کیا - جس سے ایک عام پولیٹیکل کانگرس قائم کرنے کا اعلان کر دیا گیا -

۷ دسمبر ایضاً - لانسسٹر میں جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس میں ڈاکخانہ اور تار گھر کے کلارک شامل تھے - ان دونوں کی کثرت رائے سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ملازمت کا سوال ڈاکخانہ کے عام ملازموں کی ایک کانگرس سے طے کیا جائے - کرسمس پر جو سٹرائیک کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے وہ اس سے دور ہو گا - مگر میر مجلس نے سرکار کو آگاہ کر دیا ہے - کہ اگر اس امر میں فوراً انتخاب نہ کیا گیا اگر ان کے مطالبات پورے کئے جائیں تو بہت خطرہ ہے -

۸ - دسمبر ازولوک (وسٹوریا) ساحل کے نزدیک جاتے

ہوئے ایک سٹیمر پر آگ لگ گئی - اس نے برٹش سٹیمر سوانسیوں کو بذریعہ بے تار برقی کی خبر رسانی کے بلایا - اور وہ امداد کے لئے فوراً پہنچ گیا - اور ۱۰۷ جانیں بچائیں اور آگ بجھا دی گئی - اور سب مسافروں کو اسی سٹیمر پر چڑھا کر روانہ کر دیا -

۹ دسمبر اٹاوا - کولمبیا کی سرکار نے ایک فرمان نافذ کیا ہے جس کے ذریعے ۳۱ مارچ تک کے لئے قوم کے مزدوروں اور کاریگروں کے وہاں جانے کی ممانعت کر دی گئی - کیونکہ بازار میں آجکل مزدوروں اور کاریگروں کی بھرمار ہے -

۹ - دسمبر (برٹش کولمبیا) وکٹوریا - سے تار ملا ہے کہ وہ پندرہ ہندو جن کو محکمہ تارکان وطن نے جلا وطنی کا حکم دیا تھا - گذشتہ رات رہا کر دیئے گئے ہیں - وکٹوریا - اور وینکوور ہر دو جگہ میں ہندوستانیوں کا ایک جلسہ عام منعقد ہوا اور سلارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر وائسرائے ہند کی خدمت میں پھر ایک عرضداشت مرتب کی ہے تاکہ وہ کنیڈا میں آنے والے ہندوستانیوں کی حفاظت کریں -

۹ دسمبر لنڈن - السٹر کے ہنگامہ کے متعلق ہنامسٹ اور ڈبلن میں کل گولیوں - کارتوسوں اور بندوقوں کی گرفتاریاں ہوئیں - سر ایڈورڈ کارسن نے کل پلیموتھ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں ابھی مسٹر اسکوتھ کی انتظاری کر رہا ہوں تاکہ عملی تجاویز کیا ہیں -

اطلاع

۲/۱

اطلاع دی جاتی ہے کہ انجمن عالم تلاوت کنندگان بائبل (B - R - Q) کی فہرستیں اردو زبان میں بابت ۱۹۱۴ء اب تیار ہیں صاحبان کو ضرورت ہو ایک آنہ ڈاک کے ٹکٹ فہرست قیمت ذیل کے پتہ سے منگوا سکتے ہیں -

مس این - وائیلی مشن کمپونڈ لودیانہ پنجاب



ایڈیٹوریل نوٹس

ہم ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں

جہاں انجیل جلیل میں روحانی اور اخلاقی تعلیمات اور پندو نصائح اور نجات کی مفصل اور اعلیٰ اور لاثانی اور کافی تعلیم دی گئی ہے وہاں سوسائٹی اور قوم پروری کی بھی اعلےٰ تعلیم دی گئی ہے اور اس کے تیر بہدف اصول بھی سکھائے گئے ہیں۔ اور کھلے طور پر بتا دیا گیا ہے کہ ہم زور آوروں کو چاہئے کہ ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں ہم میں ہر شخص اپنے پڑوسی کو اُس کی بہتری کے واسطے خوش کرے تاکہ اُس کی ترقی ہو۔ کیونکہ مسیح نے بھی اپنی خوشی نہیں کی۔ بلکہ یوں لکھا ہے کہ تیرے لعن طعن کرنے والوں کے لعن طعن مجھ پر آپڑے"۔ (رومی ۱۵: ۱ سے ۳ تک) یہاں یہ سکھایا گیا ہے کہ جو لوگ کلیسیا میں یا بہ الفاظ دیگر قوم میں کمزور ہیں۔ لازم ہے کہ زور آور لوگ اُن کی کمزوریوں کی رعایت کریں۔ اُن کی کمزوریوں سے چشم پوشی کریں اور اُن کی یعنی کمزوریوں کو دور کرنے کی فکر اور کوشش کریں۔ اور اُن کو زور آور بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اس طرح کرنے سے جماعت میں سے یا قوم میں سے کمزوریوں کی تعداد گھٹ جائیگی اور ایک وقت آئیگا کہ کمزور جماعت میں کوئی بھی نہ ہوگا۔ اور یوں ساری قوم زور آوروں کی بنجائے گی۔ ایسا کرنے کے لئے رسول نے سب سے اعلےٰ اور کامل نمونہ مسیح کو پیش کیا ہے۔ جس نے زور آور ہوتے ہوئے محض نیک نیتی اور بیغرضی سے یہ دکھوں کا اور بے عزتی کا جسم اختیار کیا۔ اور دنیا کے سارے انسان کے دکھ سہے تاکہ ہم کمزوروں کو زور آور کرے اور اپنی مثل زور آور بنائے ہمیں بھی لازم ہے کہ مسیح کے اس نمونہ کی پیروی کرتے ہوئے محض نیک نیتی سے اور بے غرضی سے کمزوروں کی خاطر ہر قسم کے دکھ سہیں جب تک قوم کے زور آور کمزوروں کے لئے دکھ نہ سہیں گے تب تک قوم کے کمزور زور آور نہ ہو سکینگے اور نہ ہی قوم طاقت ور بنیگی مسیحی زور آوروں کو لازم اور مناسب ہے کہ قوم کو مضبوط کرنے کے لئے اُن کی کمزوریوں کی برداشت کرنے کا دکھ اُٹھادیں کمزوروں کو زور آور بنانے میں جو کچھ دقتیں اور مشکلات اور مصائب پیش آویں اُن کا مقابلہ کرنے میں بلا پس و پیش مردانہ وار جدوجہد کریں جو سامان اُن کے زور آور بننے کے لئے لابدی اور ضروری ہیں وہ اُن کے لئے بہم پہونچاویں اور یوں قوم کو مضبوط اور شاندار کریں یاد رکھنا چاہئے کہ جو سوسائٹی یا قوم اپنے کمزوروں اور مصیبت زدوں کے دکھ اور درد محسوس نہیں کرتی اور اپنے کمزور اور پژمردہ اعضا کو طاقت پہونچانے اور فربہ اور خوشنما بنانے کی فکر نہیں کرتی۔ وہ قوم آخرالامر ایک دن خود نہایت کمزور اور بے دست و پا ہو کر مردہ ہو جانے کے خطرہ میں ہے جب ہم اپنی مسیحی قوم کی سوشل اور تمدنی حالت کی طرف غور کرتے ہیں تو اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ وہ کس طرح سوشل اور تمدنی نقطۂ خیال سے اس امن اور ترقی کے زمانہ میں تنزلی اور بربادی کی طرف سر کے بل جا رہی ہے۔ ہمدردی کا اس میں نام و نشان پایا نہیں جاتا۔ ہمدردی ایک حد تک مفقود ہے۔ جان نثاری عنقا ہے۔ ایک دوسرے کا بھار اُٹھانے اور یوں مسیح کی شریعت کو پورا کرنے کے سنہلے قانون اور مفید اور شاندار اصول سے کس قدر دوری ہے؟ کیا اس حالت میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم مسیح خداوند کے اعلےٰ نمونہ کی پیروی کرتے ہیں؟ کیا وہ اعلےٰ معراج ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہو رہا ہے؟ جب مسیح خداوند اپنے جلال میں آئیگا اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئیں گے تو کیا ہم کو وہ یہ کہنے کے قابل ہوگا "میں تم سے سچ کہتا ہوں چونکہ تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ کیا اس لئے میرے ہی ساتھ کیا"؟ کیا ہم اپنی کمزور حالت کو دیکھکر کبھی خوش اور مسرور ہو سکتے ہیں؟ سچ ہے اگر ہمارے ہی گھر میں اتحاد اور موافقت نہ ہو تو گھر کب قائم اور خوشنما ہو سکتا ہے۔ کب ہم کو اپنے گھر سے خوشی اور خرمی حاصل ہو سکتی ہے؟ خداوند مسیح نے کیا خوب فرمایا کہ "جس کسی بادشاہت میں پھوٹ پڑتی ہے وہ ویران ہو جاتی ہے۔ اور جس کسی شہر یا گھر میں پھوٹ پڑیگی وہ قائم نہ رہیگا"۔

کیا وجہ ہے کہ مسیحی قوم مادی حالت میں یعنی ملکی اور قومی حالت میں بہت ہی کمزور ہے؟ اور بربادی کی طرف سر کے بل جا رہی ہے؟ مسیحیوں میں کس قدر سوسائٹیاں اور فارغ البال سلف سپورٹ۔ بارسوخ ہیں؟ بالمقابل ہندو مسلمانوں کے وہ کس قدر سوشل اور تمدنی نقطۂ خیال سے گرے ہوئے ہیں؟ مالی حالت ان کی کیسی ناگفتہ بہ ہے؟ آخر اس پست حالی اور بے سر و سامانی اور کمزوری کا کیا باعث ہے؟ جہاں تک مسیحیوں کی عام حالت پر غور و فکر کیا اور سرسری نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کے اسباب یہی نظر آتے ہیں کہ ان میں اتفاق کی کمی اور غیروں کی بہبودی کی جانب سے بے توجہی اور خود غرضی ہے اسی سبب سے ان میں نا اتفاقی کا بہت میلان پایا جا رہا ہے۔ اور ان سب باتوں کی موجودگی کا مجموعی باعث یہی ہے کہ وہ اپنے اعلےٰ معراج اور لاثانی نمونہ کی جانب توجہ بہت ہی کم کرتے ہیں۔ لازم ہے کہ ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر رکھے ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔ اس نے اگرچہ خدا کی صورت پر تھا۔ خدا کے برابر ہونے کو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کی مشابہ ہو گیا۔ اور انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اپنے آپ کو پست کر دیا...۔" (فلپیوں ۲: ۴ سے ۱۱)

ان حالات اور اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہماری درخواست مسیحی منتریوں اور بارسوخ لیڈروں اور عالموں سے یہ ہے خواہ وہ خادمان دین ہوں خواہ عام مسیحی۔ کہ آپ لوگ کلیسیا کے کمزور اعضا کو زور آور بنانے اور گرے ہوئے اور پست حالوں کو اٹھانے میں جان سے کوشش کریں۔ آخر وہ بھی تو ہمارے ہی انگ ہیں۔ ایسی تجاویز کریں کہ وہ ان امور میں زور آور ہوں اور ہماری قومی حالت ترقی کرے اور جس طرح ہماری آیندہ کی خوشی مسیح کے کفارہ کے ذریعہ سے پوری ہو گئی۔ اور اب ہمیں کسی اور کی ضرورت نہیں رہی اسی طرح آپ لوگوں کی سر توڑ کوشش اور نیک نیتی کی کوششوں سے مادی حالت کی بھی ترقی ہو جائے گی

ہم دنیا میں بھی آرام اور آسودگی سے گزران کریں اور نہایت فارغ البال اور خوش ہو کر رات دن خداوند کی تعریف اور شکر گزاری کرتے اور اس کی اس محبت کا دل وجان سے اعلان کرتے اور بشارت دیتے رہیں۔

خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہونا اسی کو کہتے ہیں

واضح ہو کہ ہمارے اخبار مطبوعہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء میں ہم نے ایک مضمون دربارہ "جیو اور ایشور کے انادی ہونے میں وجہ تفاوت کیا ہے" شائع کیا تھا اور اپنے دیانندی بھائیوں کو سوال مندرجہ بالا کے جواب کی دعوت دی تھی۔ مگر تاہنوز کسی دیانندی بھائی نے ہمارے سوال کا معقول جواب دے کر مشکور نہیں فرمایا تھا۔ البتہ کسی دیانندی مہاشے جی نے جنکا نام نامی مشتبہ ہے ہمارے سوال کا ایک طول طویل جواب لکھ کر بذریعہ ڈاک ہمارے پاس ارسال فرمایا ہے۔ جس کے لئے ہم مشکور ہیں۔ اور اس کو ہم بجنسہٖ مراسلات میں درج کرتے ہیں۔ اور چند سطور ان کے جواب میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں آپ نے اپنے جوابی مضمون میں بہت فضول وغیر ضروری باتوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ کہیں تو آپ قرآن انجیل اور زبور کی نسبت فرماتے ہیں کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میں قرآن انجیل توریت زبور وغیرہ آسمانی کتابوں کو ویدک دھرم کے ورُدھ (برخلاف) تعلیم دینے والی خیال کرتا ہوں۔ پھر فرماتے ہیں کہ "بھلا تثلیث سے کوئی کہاں بھاگ سکتا ہے۔ باپ بیٹا اور روح القدس کی تثلیث عیسائیوں میں ویدک دھرم کا نشان تاہنوز باقی ہے۔" ہم آپ کو اس امر پر مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ خدا نے آپ کے دل میں کسی قدر سچائی کا پرکاش کیا ہے۔ اور امید ہے کہ اگر خلوص نیتی سے آپ اس کی بارگاہ میں سربسجود ہونگے تو وہ اپنی ساری سچائی کو آپ کے دل میں پرکاش کر دے گا۔ لیکن آپکی ان باتوں کا ہمارے اصل مضمون سے کچھ تعلق نہیں۔ آپ ہمارے سوال کا جواب دیتے ہوئے یوں تحریر فرماتے ہیں۔ "جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم۔ اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء میں کسی صاحب نے اپنے مضمون میں جیو اور ایشور کے انادی ہونے میں وجہ تفاوت کیا ہے؟ میں جانبداروں کو جواب دینے کے لئے کہا ہے۔ سو عرض ہے کہ جب وہ صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ ویدک دھرم جیو اور ایشور کو دو پرندوں سے تشبیہ دیتا ہے جو ایک درخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُن میں سے ایک اس درخت کے پھل کو کھاتا ہے دوسرا نہ کھاتا ہوا صرف ساکشی بھوت دیکھ رہا ہے۔ تو اب ہم جواب دیں تو کس بات کا دیں کیا یہ وجہ تفاوت صاف طور سے بیان نہیں ہو گئی" الخ

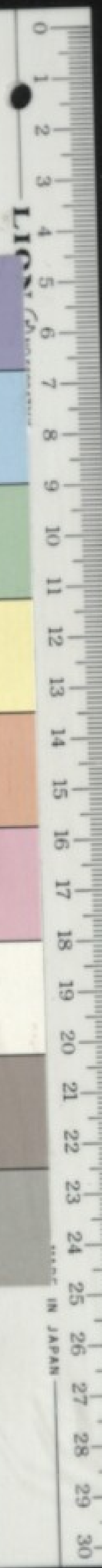
پیارے دوست ہم نے آپ سے یہ دریافت نہیں کیا تھا کہ موجودہ اوستھا میں جیو اور ایشور میں بھید ہے یا نہیں موجودہ اوستھا میں ہم بھی اپادی کارن بھید سے جیو اور ایشور کو علیحدہ علیحدہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور نیز ہمارا پیش کردہ منتر بھی مُکتی اوستھا میں جیو اور ایشور کا بھید بیان کرتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ جس حال میں جیو اور ایشور ہر دو آپ کے سدھانت کے مطابق انادی ہیں تو ہمارے مندرجہ بھید ہیتوؤں (وجوہ تفاوت) کے اندر بھید کیونکر کیا جا سکتا ہے؟ اگر آپ جواب دیں تو اس بات کا دیں بخواہ مخواہ خون لگا کر شہیدوں میں داخل نہ ہوں۔

آگے چلکر آپ مہرشی شری سوامی شنکر اچاریہ جی کے ویدانت سدھانت کو شروتی پرمان رہت محض اُنکا آزاد خیال بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سوامی دیانند جی نے بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ کہ ویدک گرنتھوں میں اودویت کی سدھی نہیں۔ مہاشے جی معاف فرماویں یہ بھی آپ کی نافہمی ہے۔ اور ویدک گرنتھوں کی ناواقفیت ہے۔ اگر آپ سوامی شنکر اچاریہ کی تصنیف شاریرک بھاشیہ کا تعصب کی عینک اُتار کر مطالعہ کرتے تو آپ کو معلوم ہوتا کہ سوامی شنکر اچاریہ نے بجا شرتی پرمانوں سے اپنے سدھانتوں کو ثابت کیا ہے۔ سوامی دیانند صاحب کا ویدک گرنتھوں سے دویت واد کی سدھی کرنا۔ سو وہ محال ہے۔ سوامی جی نے باوجود دویت وادی ہو کر چندر سورج زمین آگ ہوا پانی وغیرہ کو خدا بیان کیا ہے۔ اور یجروید پرش سکت کا اور رگوید کے دسویں منڈل کے چند منتروں کے بھاشیہ کو بیان کرتے ہوئے بھی سراسر ویدانت کی تعلیم دی ہے۔ اور سوامی رامانج نے بھی باوجود ہونے دویت وادی کے وششٹ اودویت وادی کی تعلیم دیکر شنکر کے سدھانتوں کی تائید کی ہے آپ براہ مہربانی شاریرک کے دونوں بھاشیوں کا دیانندی عینک اتار کر مطالعہ فرماویں صداقت خود بخود روشن ہو جائیگی۔ سوال قبول کے علاوہ آپ کی دیگر تمام باتیں چونکہ ہمارے اصل مضمون سے کچھ تعلق نہیں رکھتیں۔ لہٰذا قلم انداز ہیں۔

ایک دیوی کے مسلمان پرستار

بنگال کے ضلع رنگا پور میں ایک مندر شیوری دیوی کا ہے۔ اس دیوی کی پوجا ہندو مسلمان دونوں ہی کرتے ہیں۔ اس مندر کے احاطہ میں آم کے بہت سے درخت ہیں۔ چند مسلمانوں نے اُن درختوں پر سے آم توڑے۔ اس پر ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ عدالت ماتحت نے ملزموں کے خلاف ڈگری دیدی۔ مگر اپیل میں ڈسٹرکٹ جج نے مقدمہ خارج کر دیا۔ اب مقدمہ کلکتہ کی ہائیکورٹ میں ہے جس میں ملزموں یعنے مدعا علیہم کے وکیل نے یہ عذر پیش کیا کہ جب مسلمان بھی اس میں چڑھاوے چڑھاتے ہیں تو ان کو آم توڑنے کا حق کیوں نہ ملنا چاہئے۔ ہائیکورٹ نے ڈسٹرکٹ جج سے وجہ پوچھی ہے۔ کہ کیوں نہ اس کا حکم منسوخ کیا جائے۔ اس مقدمہ سے ظاہر ہے کہ مسلمان بھی بت پرستی کیا کرتے ہیں نیز قبر پرستی بھی اسی قسم کی پرستش میں شامل ہے۔ جو مسلمانوں میں عام ہے۔ مسلمان بھی ایک قسم کے ہندو ہیں۔"

مار گزیدہ کا علاج۔ کہتے ہیں کہ سانپ کا ڈسا ہوا اگر دو گھنٹے بعد کیلے کے درخت کا رس پیئے۔ اور جس جگہ پر کاٹا ہو وہاں پر ٹپی باندھے اور پرمینگنیٹ آف پوٹاش کا لیپ کرے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔



اَرجن گورشن اُپدیش

گذشتہ سے پیوستہ

جواب: بغیر قدیم علت مادی پرکرتی کے دنیا پیدا کرنے کی صورت میں یہ نقص لازم آتا ہے کہ پھر خدا کی بہت سی صفات غلط ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اگر تسلیم کیا جائے کہ خدا نے علت مادی پرکرتی کو پیدا کیا اور پھر اس سے دنیا کی پیدائش کی اور اسی طرح ارواح کو بھی آغاز عالم کے وقت خدا نے پیدا کیا۔ تو اس صورت میں خدا کی صفت قادر مطلق قائم نہیں رہتی۔ کیونکہ علت مادی پرکرتی اور ارواح کی پیدائش سے پہلے خدا قادر مطلق نہ تھا اگر تھا تو کس شے پر قادر تھا۔ اور خدا کی صفت مالک کل ہے۔ مگر ان اشیا کی پیدائش سے قبل وہ کس کا مالک کل تھا۔ مالک بغیر ملکیت کے نہیں ہوا کرتا۔ اگر ملکیت قدیم ہے تو مالک ہونے کی صفت بھی قدیم ہے۔ ورنہ مالک قدیم نہیں ہو سکتا۔ اور خدا کی صفت محیط کل بھی ہے تو بتلایا جائے کہ جب کچھ بھی نہ تھا صرف خدا ہی خدا تھا تو وہ کون سے محاط میں محیط تھا؟ کیونکہ محیط بغیر محاط کے یعنی دیاپک بغیر دیاپیہ کے نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح خدا کی صفت عالم الغیب بھی ہے تو ثابت کیا جائے کہ جب کچھ تھے نہ تھی تو خدا کس کو جانتا تھا؟ کیا وہ آئندہ زمانہ کا جاننے والا تھا؟ اس صورت میں خدا کی ذات پر یہ نقص لازم آتا ہے کہ وہ محدود ہے اور صرف آئندہ زمانہ کا علم رکھتا ہے۔ اسی طرح سے خدا کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں۔ جو علت مادی پرکرتی اور ارواح کے قدیم نہ ہونے میں باطل ہو جاتی ہیں۔"

جواب الجواب: واہ صاحب واہ! واقعی آپ ماہر الٰہیات نکلے۔ خدا کی صفات سمجھنے میں آپ نے کمال کر دکھایا۔ ایک طرف تو آپ ملکیت وغیرہ کو خدا کی ذاتی صفات قرار دیتے ہیں اور دوسری طرف ان کے مصداق کو غیر از ذات خدا بیان فرماتے ہیں۔ بھلا بتاؤ تو سہی صفت بلا مصداق کے کس جانور کا نام ہے؟ جناب من! صفت اور اس کا مصداق ایک ہی شے ہیں۔ صفت نام ہے اور مصداق موسوم ہے۔ تو پس جب صفت اور مصداق ایک ہی شے ہے تو پھر صفت کو موصوف کے وجود سے علیحدہ شمار کرنا غلط فلسفہ نہیں تو اور کیا ہے؟ یاد رہے کہ چونکہ خدا کی یہ سب صفات قدیم اور داخل ماہیت خدا ہیں۔ لہٰذا ان کے مصداق بھی قدیم اور داخل ماہیت خدا ہیں۔ وہ خدا کے وجود سے علیحدہ نہیں۔ ورنہ مصداق علیحدہ ماننے سے خدا کی صفات حصولی ماننی پڑینگی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کو خدا کے وجود اور اس کی صفات قدیمہ سے انکار کرنا پڑیگا۔ کیونکہ وجود مجموعہ صفات کے علاوہ کچھ نہیں۔

جواب: "برہمن اپنشد میں ایک لطیف النکار دیا گیا ہے کہ جب شروع دنیا میں اگنی وایو جل وغیرہ کی پیدائش ہوئی .... لیکن اپنشد میں یہ النکار پیش کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ اگنی میں جلانے کی جل میں بہنے کی ہوا میں اڑانے کی طاقتیں حقیقی پرماتما پیدا کرتے ہیں۔ اگر وہ یہ طاقتیں ان اشیا میں نہ رکھیں تو یہ اشیا مادی پرکرتی کی پیدا شدہ ہونے کی وجہ سے کچھ بھی نہیں کر سکتیں۔ آپ آجکل پریکٹس دیکھ لیجئے کہ آگ کی صفت جلانا ہے آگ ہر ایک چیز کے اندر موجود ہے۔ یہاں تک کہ لکڑی میں بھی آگ ہے۔ مگر پھر بھی آگ کسی شے کو نہیں جلا سکتی۔ اسی طرح پانی ہر ایک شے میں موجود ہے۔ مگر کسی کو بہا نہیں سکتا۔ وجہ یہ ہے کہ جس عنصر میں جو صفت جس صورت میں ظاہر ہونے کی غرض سے رکھی گئی ہے اسی صورت میں وہ ظاہر ہوگی۔"

جواب الجواب: "شروع دنیا میں" کے الفاظ ہمارے خیال میں یہ آپ کی ایزاد ہے۔ وہاں نہ شروع دنیا کا ذکر ہے اور نہ پیدائش دنیا کے بعد کا حال ہے۔ البتہ پرکرن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ پیدائش دنیا کے بعد دیوتاؤں کی لڑائی کے وقت ظہور میں آیا۔ مگر ہم کو شروع دنیا اور بعد دنیا وغیرہ سے کچھ پرواہ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ اور آپ کے گرو دونوں کے نزدیک آگ میں جلا دینے اور پانی میں بہانے کی صفات ذاتی ہیں۔ آپ ان کو کسی صورت میں بھی رکھیں بہر صورت وہ اپنے نتائج پیدا کرنے سے باز نہ رہینگی۔ یہ ماننا کہ جلانا تو ہو نہ اور آگ موجود ہو یا بہانا تو ہو نہ اور پانی موجود ہو۔ آپ جیسے فلاسفروں ہی کا کام ہے۔ اور آپ کا یہ فرمان کہ آگ اور پانی ہر ایک شے میں موجود ہے۔ بالکل غلط اور واہیات ہے۔ جہاں صفت نہیں وہاں موصوف کیسے ہوگا۔ جہاں صفت ہوگی وہاں ہی موصوف ہوگا۔ اور جہاں صفت نہیں وہاں موصوف کی ہستی کا آپ کیا ثبوت دے سکتے ہیں؟

جواب: "قادر مطلق کی جو تعریف سوامی جی نے کی ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ آپ نے اس کو نہیں سمجھا۔ دیکھئے ایشور قادر مطلق اسلئے ہے کہ وہ بغیر کسی دوسرے مدرک بالذات جوہر کے چاند سورج زمین جیسے بڑے بڑے کُرّے خود تیار کرتا ہے۔ اس کام کے لئے اس کو کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ محیط کل ہے۔ وہ قادر مطلق اس وجہ سے ہے کہ غیر مدرک مادہ سے بیشمار انواع و اقسام کی چیزیں بنا دیتا ہے۔"

جواب الجواب: آپ کے اس قدر پیچ و تاب کھانے کے بعد بھی اصل اعتراض بدستور سابق قائم رہتا ہے۔ کیونکہ سوامی جی کے الفاظ سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا جو بغیر مدرک بالذات جوہر یا غیر مدرک بالذات جوہر وغیرہ کے اپنے سب کام پورے کرتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ بلکہ سوامی جی کے الفاظ یہ ہیں "جو بلا امداد دیگر" یعنی مدرک اور غیر مدرک وغیرہ کے بغیر اپنے سب کام پورے کر سکتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ بفرض محال اگر ہم آپ کی تاویل مان بھی لیں کہ بلا امداد کسی دیگر غیر مدرک بالذات جوہر کے غیر مدرک بالذات مادہ سے انواع و اقسام کے اشیا بنانیوالا قادر مطلق ہوتا ہے۔ تو پھر وہی سوال آپ پر آ پڑیگا کہ اس صورت میں ایک کمہار بھی قادر مطلق کہلانے کا مستحق ہے۔ کیونکہ وہ بھی اپنے برتن بنانے میں کسی اور کمہار کی امداد کا محتاج نہیں ہے۔ رہا چاند سورج وغیرہ بنانا سو یہ قادر مطلق کی تعریف میں داخل ہی نہیں ہے۔ اگر کہو کہ یہ ایشور کے کام ہیں تو بغیر علت دنیا پیدا کرنا بھی تو ایشور کا ہی کام ہے۔ اور جب وہ ایک ناممکن کام بلا امداد کرتا ہے تو دوسرا ممکن کام کیوں بلا امداد نہیں کرتا؟

جواب: "آپ کی یہ تعریف بالکل غلط اور آپ کی منطق سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ آپ دو الفاظ "سمجھاؤ" اور "اچھا پیوست" لکھتے ہیں۔ یہ دونوں باہم متضاد ہیں۔ کیونکہ

جہاں تمام باتیں سبھاؤ کے مطابق ہوتی ہیں وہاں اچھا نہیں ہوتی۔ پرماتما کی تمام باتیں سبھاؤ کی ہیں پھر اچھا کس طرح ہو سکتی ہے۔ اچھا ہونے پر سبھاؤ نہیں رہتا کیونکہ اچھا سوبھاؤ کے بغیر ہوا کرتی ہے۔ علاوہ ازیں اچھا یعنی خواہش ہمیشہ مفید اور غیر حاصل شے کی ہوتی ہے۔ آپ بتلائیں کہ خدا کے لئے کون سی اشیاء مفید اور غیر حاصل ہیں۔ خدا محیط کل ہے۔ اس شخص کے لئے کوئی شے مفید بھی نہیں نیز خواہش کمی کے اور نقص کے پورا کرنے کی صورت میں ہوتی ہے۔ مگر خدا میں نہ کمی ہے اور نہ نقص لہٰذا خدا کی نسبت اچھا کا لفظ کہنا ہی غلط ہے۔"

جواب الجواب۔ ہم نے تو منطقی ہونے کا دعوٰے نہیں کیا مگر باوجود آپ مدعی منطق ہونے کے جگہ جگہ پر ٹھوکر کھاتے ہیں۔ آپ کو ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں کہ جہاں دو الفاظ کا اجتماع اور ارتفاع غیر ممکن ہوتا ہے۔ وہاں وہ الفاظ باہم متناقض کہلاتے ہیں مثلاً ہست اور نیست۔ اور جہاں ایسے دو الفاظ کا اجتماع غیر ممکن اور ارتفاع ممکن ہوتا ہو تو وہ الفاظ متضاد کہے جاتے ہیں۔ مثلاً کالا اور سفید۔ یہ ممکن ہے کہ ایک چیز نہ کالی ہو اور نہ سفید لیکن پیلی ہو۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ ایک چیز نہ ہست ہو اور نہ نیست ہو یا ہست اور نیست دونوں ہوں۔ جب آپ علم منطق کے ابتدائی اصولوں ہی سے واقف نہیں تو پھر مدعی منطق ہونا چہ معنی دارد۔ حضرت ہم نے لفظ اچھا خدا کی نسبت پسندیدگی کے معنوں میں استعمال کیا تھا۔ اگر آپ اس معنی کو سمجھ لیتے تو اس قدر ورق سیاہ کرنے کی آپ کو زحمت اٹھانا نہ پڑتی۔ علاوہ ازیں آپ کا اچھا اور سبھاؤ کو چیتن کو متناقض بتلانا گویا چیتن کی ہستی کا فیصلہ کرنا ہے۔ جڑ اور چیتن میں صرف یہی نسبت ہو کہ جو فاعل بالارادہ فاعل بالخاصہ ہو جائے۔ یعنی سبھاؤ ہو جائے تو جڑ اور چیتن کی تمیز مٹ جائیگی۔ اور اس صورت میں خدا کو جڑ ماننا پڑیگا۔ خدا کے لئے کوئی چیز مفید اور غیر حاصل نہیں۔ یہ ہم بھی مانتے ہیں۔ مگر یہ نہیں مانتے کہ خدا اچھا (ارادہ) سے رہت ہے یہ فخر آپ ہی کو حاصل ہے۔ خدا ہم کو اس سے پناہ دے۔

مراسلات

مذہب و اخلاق

اعلےٰ اخلاقی تعلیم کس مذہب میں ہے؟

از

(مسٹر جے۔ آر۔ رائے لاہور)

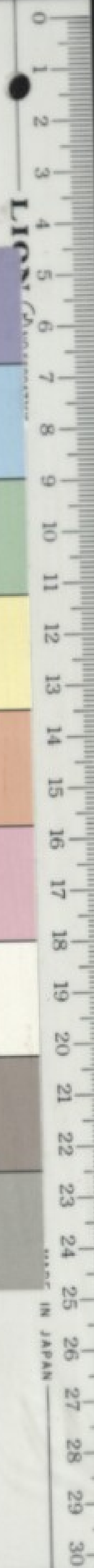
کانفرنس مذاہب! آریہ سماج وچھووالی لاہور جو عام طور پر گرودت پارٹی کے نام سے مشہور ہے۔ اپنے سالانہ جلسہ کے ساتھ مذاہب کی کانفرنس منعقد کیا کرتی ہے جس میں وہ پنجاب کے تمام مذاہب کے حامیوں کو مدعو کرتی ہے۔ کہ مضمون مقررہ پر اپنے اپنے پہلو سے بحث کریں۔ آریہ سماج کے ذمہ وار رکنوں کا مقصد یہ ہے کہ دوستانہ طریقہ شائستگی اور حلیمت کے ساتھ دینی مسائل پر بحث کیجائے تاکہ آپس کی غلط فہمیاں دور ہو کر تعلقات سے زیادہ خوشگوار ہو جائیں۔ آریہ سماج کے ذمہ وار عہدیداروں کا یہ ارادہ بہت ہی مبارک ہے۔ میری رائے میں ایسی کانفرنس کا انعقاد اور وجود بہت ضروری اور مفید ہے۔ اس کے وسیلہ سے نیک نتائج نکل سکتے ہیں۔ کیونکہ مختلف فرقوں اور مذہبوں کے مقلدوں کے درمیان ایک دوسرے کی نسبت بہت سے اور لغو خیالات پھیلے ہوئے ہیں۔ جب دوستانہ اور معقولانہ طریقہ سے اپنے اپنے مسائل کی بابت اظہار خیال کیا جائے تو یقیناً غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی۔ مسیحی مذہب کے خلاف ہمارے ہندو اور مسلمان بھائیوں کے درمیان انواع و اقسام کے بے بنیاد خیالات اشاعت پذیر ہیں۔ اس وجہ سے مناسب ہے کہ جہاں کہیں ایسا موقعہ ہو مسیحی لوگوں کو مستفید ہونے سے ذرا بھی تامل نہیں کرنا چاہئے۔

اسی نیک خیال سے تحریک پذیر ہو کر اب کے آریہ سماج کی کمیٹی کے سامنے میں نے کانفرنس مذاہب کی بحث کے لئے "مذہب و اخلاق" کا مسئلہ پیش کیا تھا۔ چونکہ سکریٹری صاحب شریمان پنڈت ٹھاکر دت شرما دید نے جو میرے خاص مہربان ہیں اور بڑے نیک نہاد اور شریف آدمی ہیں میری تجویز سے اتفاق کر کے اعلان کر دیا اور مختلف مذاہب کے حامیوں کو کھلی دعوت دی۔

کانفرنس مذاہب کا اجلاس یکم۔ ۲۔ اور ۳ دسمبر تین روز منعقد ہوا۔ پہلے روز کھلی بحث ہوئی یعنی آریہ سماج کے عقیدہ یا دستور کی بابت جو کوئی اعتراض کرنا چاہے کرے آریہ سماج کی طرف سے اس کا جواب دیا جائیگا۔ چنانچہ یہ کارروائی [illegible] بجے رات کو ختم ہوئی

۲ دسمبر مذہب و اخلاق کے لئے مخصوص تھا۔ کارروائی سات بجے شام کو شروع ہوئی۔ مسٹر روشن لال بیرسٹر جو آریہ سماج کے ایک بڑے زبردست رکن ہیں۔ صدر جلسہ تھے سماج کا مندر فرش سے لیکر بالا خانے تک کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو ہزار بارہ سو کا مجمع ہوگا۔ مسلمان بہت تھوڑے تھے۔ عیسائیوں میں راقم اور پادری ٹامس ہاول صاحب تھے۔ گو کئی اصحاب و احباب کو اطلاع دی گئی تھی۔ مگر کسی نہ کسی وجہ سے رہ گئے۔ یہ واقعی قابل افسوس بات ہے کہ مسیحی مذہبی معاملات سے اس قدر بیگانہ اور بے پرواہ ہیں۔

سب سے پہلے ماسٹر گوردھن داس دہریہ (فری تھنکر) لیکچر دینے کو اٹھے۔ آپ نے آدھ گھنٹے میں اس امر پر بحث کی کہ اخلاق اپنے وجود کے لئے مذہب کا بالکل محتاج نہیں ہے۔ اور یہ کہ سب سے اعلےٰ اخلاق صرف بدھ مت اور جین مت میں پایا جاتا ہے۔ بعد ازاں بیس منٹ تک حاضرین میں سے کئی اصحاب نے پانچ پانچ منٹ تک اعتراض کئے۔ معترضوں میں سبھی آریہ تھے سکریٹری صاحب نے مجھے بھی فرمایا۔ مگر میں نے بعض وجوہات سے ماسٹر گوردھن داس سے تکرار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ معترضوں میں ایک بھی مسلمان نہ تھا۔ اس کے بعد بندہ ناچیز سے پریسیڈنٹ صاحب نے فرمائش کی کہ میں مسیحی مذہب کی



مرنے سے اسی مسئلہ پر بچھڑ دوں۔ دو فقرے بھی نہ کہے تھے۔ کہ پچھلی گیلری والوں نے زور بلند آواز سے نعرے لگائے۔ پریسیڈنٹ صاحب نے اُنہیں روکا۔ بعد ازاں میں نے لکھا ہوا مضمون پڑھا جس میں یورپ کے عالموں کے خیالات کے اقتباس تھے۔ پانچ سات منٹ کے بعد گیلری والوں نے بہت شور کیا جس میں نیچے کے لوگ بھی شامل ہو گئے۔ مجھے دو تین منٹ کے لئے لیکچر بند کرنا پڑا۔ پریسیڈنٹ صاحب نے حاضرین کو زور سے ڈانٹا۔ اور خاموشی سے نہ سننے کی حالت میں جلسہ بند کرنے کی دھمکی دی۔ جس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ اس وقت مجھے خیال گذرا شور مچانے والوں کو جھاڑ دوں۔ مگر میں کبھی اخلاق کی اصولی نہیں بلکہ عملی افضلیت ظاہر کرنے کو گیا تھا۔ اس لئے زہر کا سا گھونٹ پی کر رہ گیا۔ آدھ گھنٹے سے پہلے ہی میں نے تقریر ختم کر دی بعد ازاں بیس منٹ تک معترضوں نے خوب دل کھول کر اعتراض کئے جن میں کوئی مسلمان نہ تھا۔ اور ماسٹر گوردھن داس صاحب نے بھی اعتراض کر نا ضروری سمجھا اور باقی سب آریہ مہاشے تھے۔ سوائے پنڈت راجہ رام جی سنسکرت پروفیسر ڈی۔ اے وی کالج لاہور کے۔ باقی آریہ معترضوں کا لب ولہجہ اور طریقہ گفتگو قابل اعتراض تھا۔ اور ایسا تھا کہ جس سے کانفرنس مذاہب کے نیک مقصد پر پانی پھر گیا کئی مہاشے گھر سے اعتراض ٹھان کر لائے تھے مضمون زیر بحث یا لکچر اسکی تقریر کا مطلق خیال نہیں کیا برخلاف اس کے پنڈت راجہ رام جی نے بڑی متانت۔ شائستگی علمیت اور قاعدہ کے ساتھ میرے لکچر پر نکتہ چینی کی۔ اور دیدہ دل سے شلوک سنا کر اپنے دعوے کی تائید کی۔ کاش اور مہاشے بھی آپ کی تقلید کرتے تو بہت ہی اچھا ہوتا۔ یا اگر آئندہ آپ کے نقش قدم پر چلیں تو آریہ لکچراروں اور بحث کرنے والوں کے طریقہ کے خلاف جو عام شکایت غیر آریہ اصحاب کو ہے وہ دور ہو جائے اور باہمی غلط فہمیاں دور ہو کر دوستانہ تعلقات قائم ہو جائیں۔ لالہ روشن لال صاحب بیرسٹر نے بڑی انصاف پسندی۔ اور خوبی کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کی ہدایت فرمائی۔ اپنے بیگانے کی کوئی اعانت نہیں کی۔ صرف قاعدہ کو ملحوظ رکھا۔

اس کے ساتھ ہی خبریاں پنڈت ٹھاکر دت شرما دید کی حق پسندی اور وسعت اخلاق کی بھی داد دینا پڑتی ہے جو آپ نے جلسہ کی کارروائی کے دوران میں ظاہر فرمائی۔ اور صاحب صدر جلسہ کی حسب ضرورت دستگیری کرتے رہے۔

مذہب و اخلاق کی بابت جو کچھ میں نے گزارش کیا تھا وہ ذیل میں ہے۔ جو باتیں وقت کی قلت کی وجہ سے نظر انداز کرنا پڑی تھیں۔ وہ مضمون میں شامل کئے دیتا ہوں۔ اور باقی امور وہی ہیں جو لکچر کے ضمن میں مذکور ہوئے تھے۔ مقصد اس کا صرف یہ ہے کہ اخبار نور افشاں کے ناظرین بہ سہولت اس سے واقف ہو جائیں

مذہب کیا ہے

مغربی عالموں کی رائے

(۱) پروفیسر ولیم جیمز مرحوم۔ امریکہ کے مشہور فلاسفر اور عالم کہتے ہیں۔

بنی آدم کی تاریخ میں مذہب نے مختلف معانی اور مختلف صورتیں اختیار کی ہیں۔ مگر میں اس لفظ کو ان عالموں کے معنی میں استعمال کرتا ہوں۔ جو عالم غیر مرئی کے واقعات کے قائل ہیں۔ اور جو یہ کہتے ہیں کہ یہ دنیا جو ہمارے محسوسات کا عالم ہے برہمانڈ کا ایک جزو ہے۔ اور یہ کہ اس دنیا کے آگے عالم غیر مرئی ہے۔ جس کی بابت ہمیں ابھی علم حاصل نہیں ہے۔ لیکن اس عالم کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ جس کی وجہ سے ہماری موجودہ ہستی اہمیت حاصل کرتی ہے۔ (قوت ایمان۔ ۵۱)

(۲) پروفیسر اے۔ ای ٹیلر۔

جذبہ مذہب جو ہمارے میلان دینی سے اور نیز دنیا کے معرفتی ادبیات سے عیاں ہے۔ اپنے جوہر حقیقی میں عبودیت اور انکساری کی ملی جلی کیفیت ہے۔ جو اپنے سے اعلےٰ اور برتر قوت کی فوری رفاقت اور ارتباط سے پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وہ قوت ہے جس میں ہمارے تصورات سعادت و نیکی ایسی اعلےٰ تکمیل حاصل کرتے ہیں۔ جو ہمارے تجربہ کے کسی مرحلہ میں بھی نصیب نہیں ہوتی (مابعد الطبیعات" ۳۹۰ ۱۹۰۳ء)

(۳) ہربرٹ اسپنسر۔

اس زمانہ کا ارسطو اسپنسر شروع میں مذہب کا سخت مخالف تھا۔ مگر زندگی کے آخری حصہ میں تجربہ غور و فکر اور وسیع علمیت کی وجہ سے اُس کی رائے میں انقلاب پیدا ہوا۔ اس نے تمدنی ترقی کے لئے مذہب کو لازمی سبب قرار دیا۔ اور یہ امید ظاہر کی کہ تمدن اپنی ترقی کے ایک خاص مرحلہ پر پہنچیگا۔ تب حقائق الاشیا کی ماہیت کا مسئلہ ناقابل حل سمجھا جائیگا۔ اور مذہب کو ترقی و تقویت دینے والی سبھائیں تہذیب اخلاق کے لئے مخصوص ہونگی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اب میں اعتقاد دینی کی مختلف صورتوں پر جس سے مجھے شروع میں نفرت تھی ٹھنڈے دل سے غور کرتا ہوں اور اب میری یہ رائے ہے کہ مذاہب بحیثیت مجموعی افراد کی بہتری کے بالکل موزوں ہیں۔ جہاں وہ قائم ہیں۔ اور نیز وہ زمانہ کی ضروریات کو بھی پورا کرتے ہیں۔ میری رائے میں ان کا وجود غنیمت ہے۔ جب تک یہ حالات ہیں مذاہب کو قائم رکھنا چاہئے۔ علاوہ ازیں اگر یکایک مذاہب کو بدل دیا جائے تو انقلاب ملکی کی طرح اس سے بھی مضر نتائج پیدا ہونگے۔

اس وجہ سے مذاہب کو جو ہستی کے کسی نہ کسی ایسے خطہ پر متصرف ہیں جس پر معقولیات کا قبضہ جمانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور وہ کوشش از حد بے نتیجہ ثابت ہو چکی ہے۔ اور جس قدر استقلال زیادہ ظاہر کیا جاتا ہے اسی قدر ناکامی سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ میں ہمدردی کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور یہ وہ ہمدردی ہے جو مشترکہ ضرورت سے پیدا ہوتی ہے۔ میں یہ خیال کرتا ہوں کہ مذاہب سے اختلاف اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ ان کی طرف سے مسائل ہستی کا جو سلجھاؤ پیش کیا جاتا ہے ہم اُسے قبول کرنے کے ناقابل ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ خواہش بھی ہے کہ کوئی معقول سلجھاؤ ضرور بہم پہنچایا جائے۔ (انسٹرکشن نوٹس صفحہ ۲۴۳ مصنفہ پروفیسر جے۔ آرتھر ٹامسن)

(۴) پروفیسر جے۔ آرتھر ٹامسن۔

ہم مذہب کی تشریح نہیں کر سکتے۔ مگر اس کا اطلاق ایک جداگانہ روحانی ہستی کے ادراک و تعلّم پر ہوتا ہے

جو چاہے عملی ہو یا اخلاقی یا ذہنی ہو۔ یہ ہستی اشتیاق تجسس کے عقل خط سے بہت دور اور روزمرہ کے تجربہ سے بعید ہے۔۔۔ مذہب ایک ایسے عالم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جو حواس خمسہ کی پرواز سے بالاتر ہے۔۔۔۔ جب انسان معمولی عقلی جذباتی اور عملی قیود کے درجہ پر پہنچ کر جو کچھ سوچتا یا محسوس کرتا ہے۔ تو یہ سب مذہب میں شامل ہوتا ہے (صفحہ ۱۹۵-۱۹۶)

مذہب کی تشریح

مذہب معنوی اعتبار سے انسان کے اس رشتہ کے ادراک کا نام ہے۔ جو وہ عالم محسوسات سے بالاتر ہستی کیساتھ سمجھتا ہے۔

خارجی اعتبار سے اس میں وہ عقائد مراسم اور دستور شامل ہیں۔ جو اس ادراک کے اظہار کے لئے قائم کئے گئے ہیں

مذہب کی ابتدا

مذہب کی ماہیت اور حقیقت کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان کو جیسا وہ اسوقت ہمارے سامنے ہے۔ مطالعہ کریں۔ اور اس مقصد سے سائیکالوجی سے مدد لینا ضروری ہے۔

انسان اور حیوان کا سب سے بڑا مابہ الامتیاز عقل ہے اسی عجیب قوت کی بدولت وہ تمام حیوانات پر فائق اور سب سے فاضل ہے۔ اس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہیں کہ انسان ذی شعور ہستی ہے۔ اس کے اندر یہ احساس موجود ہے۔ کہ میں انسان ہوں۔ اور مجھ میں اور موجودات میں عظیم تفاوت ہے۔ میں ایک جداگانہ ہستی ہوں۔ اور باقی اشیا مجھ سے غیر ہیں۔ یہ احساس جبلی ہے۔ جب انسان اپنے کو قدرت سے غیر بلکہ اس سے برتر سمجھتا ہے۔ تو اس کے تخیل میں خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ جو اس کے خارجی یا داخلی تعلقات سے علاقہ رکھتے ہیں۔ اور سوچنا عقل کا خاصہ ہے۔ گویائی یعنی دوسروں سے ربط ضبط رکھنا اور اظہار خیال کرنا اس کا دوسرا کام ہے عقل کے لئے خیال فطرتی امر ہے۔ عقل سے جو خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ اپنی نوعیت اور خوبی میں اس کی ماہیت کے نقیض نہیں ہوتے۔ ان کا موضوع معقولیت کا مضمون ہوتا ہے۔ ان ہی خیالات میں مذہب کا تصور بھی ہے۔ جو وہ اپنی ہستی اور اپنے تجربات پر غور کرنے کے بعد قایم کرتا ہے یعنی وہ طبعًا اپنے کو کسی اعلےٰ تر ہستی کا محتاج سمجھتا ہے۔ اگر وہ ذی عقل ہے۔ تو وہ مذہب کے ادراک کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ فطرت انسانی کے جہاں اور خیالات تاثرات اور تصورات واقع ہیں۔ وہاں خالق اور اس کے ساتھ اپنے تعلق کا تصور بھی ہے۔ پرنسپل فیربن صاحب کہتے ہیں مذہب ہی کے وسیلے سے انسان اپنی انسانیت کو حاصل کرتا ہے۔ روح لطیف کی طرح یہ اس کی تمام ہستی پر قابض ہے۔ اور کسی کی شخصی و نمالی نمو پر حاوی ہے۔ اس کی قوت تخیل ہی وہ ذریعہ ہے۔ جو اسے غیر محدود روحانی اور ابدی ہستی کے ساتھ متعلق قرار دیتا ہے۔ جو سوسائٹی انسان پیدا کرتا ہے۔ وہ اس کے مذہبی خیال کی ظاہری صورت ہے۔

انسان اپنی عقل سے اپنا تعلق غیر محدود ہستی کے ساتھ سمجھتا ہے۔ اور یہی خیال مذہب بنتا ہے۔ مذہب اس تعلق کا احساس ہے۔ یہ ذی عقل اور صاحب ادراک وجود کے لئے لازمی ہے۔

اخلاق

انسان کی فطرت پر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سوچنے والا ہی نہیں بلکہ کام کرنے والا بھی ہے۔ وہ اپنے احساس جبلی کا جو وہ قادر علے الاطلاق کی نسبت رکھتا ہے عملی اظہار کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے افعال بھی اس کی قوت تخیل کا نتیجہ ہیں بعض کو وہ مستحسن سمجھتا ہے اور بعض کو غیر مستحسن۔ نیک و بد کی تمیز بھی اُس کی طبیعت میں جبلی ہے۔ ضمیر کی لیاقت انسان کے اندر موجود کہ جو برے بھلے کی نسبت انسان کی ہدایت کرتی ہے۔

اس بحث کا لب لباب یہ ہے کہ مذہب اور اخلاق انسان کی فطرت میں جبلی ہے۔ جیسے مذہب کا خیال قوت تخیلیہ کا انجام ہے۔ اسی طرح اخلاق یعنی کردار کا تصور بھی ہے۔ انسان بلا سوچے سمجھے کوئی کام نہیں کرتا۔ اور جو کچھ کرتا ہے اس کی غایت ہوتی ہے۔ جس سے ذی عقل ہستی کے تمام افعال بہرہ یاب ہوتے ہیں اس وجہ سے مذہب اور اخلاق کا چولی دامن کا رشتہ قرار پاتا ہے۔ دونوں کی بنیاد مختلف ہے۔ اور دونوں انسان کے اس رشتہ کے ادراک کے دو مختلف پہلو ہیں۔ جو وہ اپنے سے اعلےٰ و بالا وجود کے لئے محسوس کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ مذہب و اخلاق توام بھائی ہیں۔ ایک کا وجود اس کے بغیر محال ہے۔

مسیحی مذہب کی اخلاقی تعلیم

مسیحی مذہب کا اصول مختصر یہ ہے۔

(۱) خدا۔ زمین و آسمان کا خالق و مالک حاضر و ناظر ازلی و ابدی لایزال۔ ذات پاک۔ صاحب شخصیت۔ ذی اخلاق اور محبت کا مصدر ہے۔

(۲) انسان۔ خداوند قادر علے الاطلاق کا مخلوق صاحب ادراک اور صاحب اخلاق۔ محتاج بالغیر۔ خطا کار بندہ ہے۔

(۳) انسان اور خدا کے درمیان باپ اور بیٹے کا تعلق ہے اس وجہ سے اس کا یہ عین فرض اور سعادت عظیم ہے کہ وہ اس کے پاس رہنے اور اس کے احکام دل و جان کی خوشی سے بجالائے

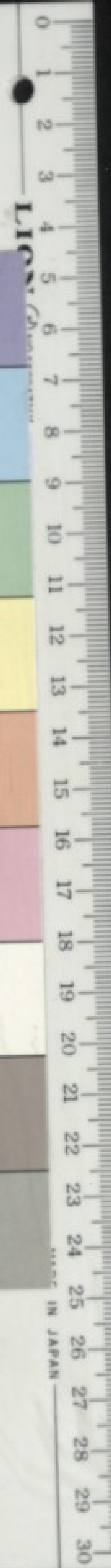
مسیحی مذہب کے ضابطۂ اخلاق کے یہ مسلمات ہیں

(۱) حق اللہ یا ایشور وشیک دھرم۔

(۲) حق الذات یا سوا دھرم

(۳) حق العباد یا پر دھرم۔ یعنی میرے فرائض میرے خالق اور باپ خدا کی طرف۔ اور میری اپنی ذات کی جانب اور میرے بھائیوں پر کیا ہیں۔

ہماری اخلاقی تعلیم احکام عشرہ میں مختصر ہے (خروج ۲۰: ۱-۱۷) جس میں پہلے چار حکم حق اللہ کے تحت میں ہیں باقی بھائیوں سے برتاؤ کی نسبت ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی بالواسطہ حق الذات کی بابت بھی ضابطہ موجود ہے۔ اور خلاصہ یہ ہے تو اپنے سارے دل اور اپنے سارے جی اور اپنے سارے زور سے خداوند اپنے خدا کو دوست رکھ۔ (استثنا ۶:۵) خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ (متی ۲۲:۳۷) اور حق العباد کی بابت یہ حکم ہے آیا ہے تو اپنے بھائی کو اپنے مانند پیار کر (احبار ۱۹:۱۸) اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ (متی ۲۲:۳۹)



بھائی یا پڑوسی ایک ہی بات ہے۔ اور تمام بنی آدم اس میں شامل ہیں کیونکہ ملاکی نبی کہتا ہے "کیا ہم سبھوں کا ایک ہی باپ نہیں۔ کیا ایک ہی خدا نے ہم سبھوں کو پیدا نہیں کیا" (ملاکی ۲: ۱۰)

خدا سارے جہان کا خدا ہے۔ ابراہیم سے خداوند نے یہ عہد باندھا تھا تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پائیں گی (پیدائش ۲۲: ۱۸)

ہمارا نصب العین خداوند خدا نے یہ مقرر کیا ہے "تم مقدس ہو کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا مقدس ہوں" (احبار ۱۹: ۲) اور ابراہیم سے یہ فرمایا گیا تھا "تو میرے سامنے چل اور کامل ہو" خداوند مسیح نے فرمایا۔ "تم کامل ہو جیسا تمہارا آسمانی باپ کامل ہے" (متی ۵: ۴۸)

سب سے پہلے انسان کو آسمان کی بادشاہت کی تلاش کرنا چاہئے۔ مسیح نے فرمایا اس کے معنی یہ ہیں کہ خدا کو تلاش کرو۔ "تم پہلے اس کی بادشاہت اور اس کی راستبازی کی تلاش کرو"

آپس کے برتاؤ کی بابت فرمایا "پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ وہی تم بھی ان کے ساتھ کرو (متی ۷: ۱۲) جو کوئی اپنے بھائی پر غصہ ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا۔ اور جو کوئی اسے احمق کہیگا وہ آگ کے جہنم کا سزاوار ہوگا (متی ۵: ۲۲)

اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو" (متی ۵: ۴۴)

"میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں۔ ایک دوسرے سے محبت رکھو (یوحنا ۱۳: ۳۴)

"جو کوئی اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا وہ خونی ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ کسی خونی میں ہمیشہ کی زندگی نہیں رہتی۔ (یوحنا اول خط ۳: ۱۵)

اس سے بہتر تعلیم کسی مذہب میں نہیں ہوگی۔ خدا کی حضوری اور قربت ہمارا سب سے بڑا مقصود ٹھہرایا گیا ہے۔ "مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھینگے" (متی ۵: ۸) دل کی پاکیزگی کی تعلیم اس سے بہتر کہیں ہوگی؟ "جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ (متی ۵: ۲۸) گناہ کا بانی اور گنہگار دل کو قرار دیا ہے۔ دنیا میں دکھ بے حد ہے۔ اور یہ دکھ برے راستہ پر چلنے یعنی اپنی خواہش کی تقلید کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے مسیحی مذہب انسان کے لئے یہ راستہ بتاتا ہے۔ کہ وہ خدا کے پاس آئے جو راحت دائمی کا سرچشمہ ہے۔ مگر خدا کی حضوری میں پہونچنے کا وسیلہ مسیح ہے۔ اس پر ایمان لانے تو وہ نیکی اور راستی کے رستہ پر چلنے کی نہ صرف ہدایت بلکہ تحریک و تقویت حاصل کرتا ہے۔ مسیحی کے لئے ایثار سے کام لینا ایک نہایت ضروری فرض ٹھہرایا گیا ہے۔ خداوند مسیح نے خود ایک نمونہ قایم کیا ہے۔ محبت کا پہلا قانون ایثار ہے۔ اگر آپ اپنے ہمجنسوں کو دل سے محبت کرینگے۔ تو آپ کو ان کی خاطر اپنی بہت سی خوشیوں سے انکار کرنا ہوگا۔ جیسے ماں باپ اولاد کے لئے کرتے ہیں۔ یا عاشق اپنے محبوب کے لئے ایثار سے کام لیتا ہے۔

کیا بدھ مت کا ضابطہ اخلاق کامل ہے؟

اس امر کا دعوے کیا جاتا ہے کہ بدھ مت کی اخلاقی تعلیم مسیحی مذہب سے بہتر ہے۔ ہم اس پر تھوڑی دیر غور کرینگے۔ اور مسیحی مذہب کی اخلاقی تعلیم سے ذرا اس کا مقابلہ کر کے اس دعوے کی حقیقت دیکھیں گے۔

سب سے مقدم بات یہ ہے کہ مسیحی مذہب خدا کو خالق مخلوقات اور محبت کا سرچشمہ قرار دیتا ہے جس کی وجہ سے باپ اور بیٹے کا تعلق مانا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے بدھ مت خدا کی ہستی ہی سے منکر ہے۔ مسیحی مذہب اگلے جہان یعنی بقا کا قائل ہے۔ بدھ مت کو اس سے بھی انکار ہے۔ فطرت انسانی پر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان اپنے کو محتاج بالغیر ہمیشہ زندہ رہنے اور نیک ہو جانے کا مشتاق رہتا ہے اصنام پرستی نے اسی وجہ سے نیک اعمال پر زور دیا ہے۔ کہ ان کے وسیلے سے انسان بہشت یا سورگ میں جا کر سدا انند سکھ بھوگتا ہے۔ اسی وجہ سے ضابطہ اخلاق اور تمام دینی ٹوٹنے یعنی رسم رسوم کئے جاتے ہیں۔ جو گویا باطنی تمنا کے ظاہری نشان ہیں۔ چونکہ بدھ مت ان سے انکاری ہے۔ اس وجہ سے حق اللہ اور حق بالذات کی کوئی تاکید نہیں کی گئی جب کامل ضابطہ اخلاق میں جیسا پیچھے بیان ہو چکا ہے تین عظیم الشان فرائض انسان پر عاید ہوتے ہیں۔ انسان کی تمام فطرت با آواز بلند پکار پکار کر اس کی تعلیم کرتی ہے۔ مگر بدھ مت اس کی بالکل کوئی نوٹس نہیں لیتا۔ صرف باہمی کے برتاؤ پر زور دیا گیا ہے (اور پنڈت راجہ رام جی نے اپنی حج فتحی اعتراضی تقریر میں بدھ مت کے حق العباد یا پرسپر دھرم کو مسیحی دھرم سے افضل ٹھہرایا تھا۔ اس لئے اس کا ذکر زیادہ وضاحت سے کرنا ضروری ہے۔

سادھاروں بودھوں کے لئے مہاتما بدھ کی تعلیم یہ ہے

(۱) کسی جاندار کو نہ خود مار نہ کسی سے مروا اور نہ دوسروں کے اس فعل کو پسند کر۔

(۲) غیر کی چیز اس کے دیئے بغیر مت لے۔ اگر کوئی دوسرا اسے مالک کی بلا رضامندی لے تو اسے منع کر۔ ہر قسم کی چوری سے بچ۔

(۳) ناپاک کردار سے اسی طرح دور رہ۔ جیسے انگاروں کے انبار سے اپنے کپڑوں کو جلنے سے بچایا جاتا ہے۔ اگر پاک زندگی نہیں بسر کر سکتے تو غیر کی بیوی کے ساتھ زنا مت کر۔ عدالت یا محفل میں جھوٹ مت بول۔ اور نہ فریب دے کر کسی سے جھوٹ بلوا۔ نہ دوسروں کی دروغ گوئی کو پسند کر۔ ہر قسم کے جھوٹ سے بچ۔

"گرہستی کو نشہ آور شئے سے بچنا چاہئے نہ پینے نہ پلانے"

اہل مشرق کی کتب مقدسہ

جلد ۱۰ صفحہ ۶۵ - ۶۶ ۔ ایم سوتل

کے جواب میں مہاتما گوتم نے اعلے ترین برکت یعنی سب سے سماوتی حسب ذیل قرار دی۔

"ماں باپ کی خدمت کر اور بیوی بچے کی حفاظت کر اور چپکے چپکے اپنا کام کئے جا۔ دان۔ دھارمک چلن۔ سنبندھیوں کی رکھشا۔ شبھ کرم پاپ سے دور رہنا شراب نہ پینا۔ دھرم کی بدھی پر چلنا۔ عزت کرنا انکسار۔ صبر۔ شکر گزاری یہ مہا پن ہے"

(ایضاً صفحہ ۶۴)

غصہ کو دور کرنا رنج کو ٹھہرانا ہے ... غصہ کو محبت سے

بدی کو نیکی سے۔ حریص کو فیاضی سے۔ جھوٹ کو سچ سے مغلوب کرو۔ اگر کوئی آدمی بُرے خیال سے کچھ بولتا یا کام کرتا ہے تو اُسے دکھ پہونچتا ہے۔"

یہ بدھ مت کی اعلےٰ ترین اخلاقی تعلیم ہے۔ اس کا مقابلہ "تو اپنے پڑوسی کو اپنے برابر پیار کر"۔ "اور جو کوئی اپنے بھائی سے محبت نہیں کرتا خونی ہے۔ اور خونی میں ابدی زندگی نہیں رہتی" سے مقابلہ کرو دونوں کا فرق ظاہر ہو جائیگا۔

عورت کے بارہ میں لکھا ہے "جب تک عورت کی محبت آدمی کے دل سے نکل نہ جائے روح قید میں ہے"۔ جس جذبہ سے تحریک پذیر ہو کر مرد عورت سے شادی کا خواستگار ہوتا ہے۔ وہ عالمگیر ہے مگر مہاتما بدھ نے اس فطرتی محبت کو معیوب ٹھہرایا ہے۔ اگر تمام اسی طریقے سے نجات حاصل کرینگے تو چند سال بعد دنیا کا سلسلہ بند ہو جائے۔ ایک پشت کے بعد ہی دنیا کا کارخانہ بند ہو جائے۔

ایک اور امر قابل غور ہے کہ مسیحی اخلاق سب کے لئے یکساں ہے چھوٹے بڑے اعلےٰ و ادنےٰ کالے گورے کا کوئی لحاظ نہیں کیا گیا ہے۔ برعکس اس کے بدھ مت میں اخلاق قسم قسم کے ہیں۔ سادہ دل بودھوں کے لئے اس میں صرف پانچ ہدایات ہیں۔

(۲) بھکشوؤں کے لئے

(۳) اراہت کے لئے۔ جو نروان پراپت کرنے کے فکرمند ہیں۔

بھکشوؤں کے آٹھ اور اراہتیوں کے لئے دس احکام کی پابندی ہے۔ مہاتما بدھ نے کہا "دوسرے کی بیوی کو بد نگاہ سے مت دیکھ"۔ خداوند مسیح نے فرمایا "اگر تو کسی عورت کو بُری نگاہ سے دیکھتا ہے تو اپنے دل میں زنا کر چکا"۔ کسی کی بہو ہو یا بیٹی۔ بیوی ہو یا بھتیجی سب ممنوع ہے۔ مگر مہاتما بدھ نے دوسرے کی بیوی کو بُری نگاہ سے دیکھنے کو منع کیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی کی بیٹی یا بھتیجی کو تاڑنا بُرا نہیں۔

گوتم جی نے اخلاقی اور رسمی میں چنداں امتیاز نہیں کیا ہے۔ مثلاً چوری حرامکاری۔ جھوٹ کے امتناع کے ساتھ اونچے پلنگ پر نہ سونا۔ اور بے وقت کھانا بھی شامل کر دیا ہے۔

مسیحی مذہب میں تاکید کی گئی ہے کہ دنیا میں رہو مگر دنیادار لوگوں کی طرح نہیں۔ اپنی روشنی چمکنے دو تاکہ دنیا دیکھ کر تمہارے آسمانی باپ کا جلال ظاہر کرے (متی ۵: ۱۳-۱۶) مگر بدھ مت میں یہ تاکید ہے کہ اخلاقی ترقی کے انتہائی درجہ پر پہونچنے کے لئے گینڈے کی طرح دنیا میں پھرے یا گوشہ نشیں ہو جائے۔

یہ کافی ہے مفصل بحث کسی اور مضمون کے لئے اٹھا رکھتا ہوں۔ اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ کامل ضابطہ اخلاق بدھ مت میں ہے یا مسیحی مذہب میں۔ انسان جیسا ہے اور جیسا وہ آپ کے سامنے ہے۔ جس سے یہ غرض ہے کہ اس کی خواہشات۔ اُس کے جذبات۔ اس کے محسوسات اخلاقی عقلی اور روحانی سمیت اس پر غور کرنے سے جو نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اُن کے رو سے کامل ضابطہ اخلاق۔ اس کے تمام معنوی خارجی۔ اخلاقی دینی اور روحانی تعلقات پر حاوی ہونا چاہیے۔ مگر بدھ مت دینی تعلقات کو معہ اُن کی ضروری فروعات کے نظرانداز کرتا ہے۔ اس وجہ سے اس کا ضابطہ اخلاق ناقص ہے۔

ویدک دھرم کا اخلاق

اب ہم ہندوؤں کیطرف رجوع ہوتے ہیں مسیحی مذہب کے اخلاق کے مقابلہ میں یہ بھی ناقص ہے۔ ویدک دھرم میں روح کی قدامت کا مسئلہ مسلم ہے۔ اس سے کوئی ہندو انکار نہیں کر سکتا۔ اب روح کے قدیم ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس کی ابتدا کبھی نہیں ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی انتہا بھی نہیں ہوگی۔ اگر اس کی ابتدا نہیں ہوئی تو گویا وہ غیر مخلوق یعنی قائم بالذات ہے۔ تو محتاج بالغیر نہیں۔ اور نہ کسی کی تابعداری اس پر لازم آتی ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ روح خدا سے بالکل آزاد ہے۔ چونکہ خدا کی طرح قائم بالذات ابتدا و آخر کی قید سے آزاد ہے۔ اسلئے وہ خدا کے احکام کی پابندی کے ہرگز مجبور نہیں۔ ویدک دھرم حق اللہ کو قطع کرتا ہے۔ صرف حق الذات اور حق العباد سکھاتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ ضابطہ اخلاق ناقص ہے۔ اس وقت ہم کرم وغیرہ کے اصول پر بحث نہیں کر سکتے۔

اسلامی ضابطہ اخلاق

اسلام انسان اور خدا کا تعلق خادم و مخدوم کا مانتا ہے۔ مسیحی مذہب کی طرح باپ اور بیٹے کا رشتہ نہیں مانتا۔ اسلام مسیحی مذہب کے ضابطہ اخلاق کی مانند۔ حق اللہ حق الذات اور حق العباد مانتا ہے اور اعمال حسنہ پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔ یعنی نیک کام کرو۔ اللہ اس سے خوش ہو کر مومن کو بہشت اور اس کے تمام لوازمہ دیگا۔ اب خادم و مخدوم کے تعلقات میں خادم اپنے آقا کا حکم ماننے کو مجبور ہے۔ اور اس میں دل کی خوشی نہیں۔ بلکہ یہ ایک فرض ہے جسے بجالانا ضروری ہے۔ اور اعمال حسنہ میں خود غرضی پنہاں ہے جس کا انتہائی مقصد جنت حاصل کرنا ہے۔ اگر نیک کام نہ کرو تو بہشت میں نہیں پہونچ سکتے۔

ہم مسیحی مذہب کو اس وجہ سے نہیں مانتے کہ اس کی اخلاقی تعلیم سب مذاہب سے اعلےٰ و بالا ہے۔ بلکہ اس وجہ سے اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ خداوند مسیح کی ذات میں ایک کامل نمونہ بہم پہونچاتا ہے۔ اور یہ بات اور مذہبوں میں نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے دین کی سب سے بڑی خصوصیت ہے۔ وہ یہ ہے کہ خداوند مسیح ایماندار کو اپنے نمونہ پر چلنے کی قدرت عطا کرتے ہیں۔ جس کی تائید ایمانداروں کے تجربہ سے ہوتی ہے۔

بحث

لیکچر کے خاتمہ پر آدھ گھنٹے تک بحث ہوئی۔ آریہ معترض اُٹھے جن میں سے دو نے تو وہی جواب دیئے سیموئیل کی کتاب وغیرہ کی رو سے خدا کے ہاتھ۔ کان۔ غصہ۔ حسد وغیرہ کا ذکر کیا۔ سوائے پنڈت راجارام جی کے باقی معترض اصل مضمون کو نظرانداز کر کے آگے نکل گئے۔ اور وہ بحث چھیڑی جس کی وہ گھر سے ٹھان کر آئے تھے۔ تفصیلی ذکر فضول ہے مختصر یہ کہ پنڈت راجہ رام جی نے فرمایا۔ وید میں ایشور کو "باپ" نہیں بلکہ "ماں" پکارا ہے۔ اور یہ کہ اپنے ہم جنسوں کو پیار نہیں بلکہ جانداروں کو پیار کرنے کی ہدایت ہے۔ اور یہ باتیں بائبل میں نہیں ہیں۔ ایک اور آریہ صاحب نے کہا کہ روح اور خدا کے قدیم ہونے سے ان کے تعلقات قطع نہیں ہو جاتے۔ اور نیک کرموں کا ذکر کیا جب ایک آریہ مہاشہ خدا کے ہاتھ۔ کان۔ غصہ۔ حسد وغیرہ کا ذکر کرنے لگے تو منتری مباحثہ کے حسب ایما سبھاپتی (صدر جلسہ)



نے انہیں سختی سے جھڑک دیا اور صرف اخلاق پر اپنے اعتراض محدود رکھنے کی ہدایت کی۔ اس طرح مسٹر روشن لال صاحب نے اپنی انصاف پسندی اور معقولیت کا ثبوت دیا۔ جسے تمام سمجھداروں نے بنظر استحسان دیکھا۔ جوابی تقریر میں کہا گیا۔ بے شک پرانے عہدنامہ میں خدا کے ہاتھ۔ کان وغیرہ مذکور ہیں۔ جیسا اور مذاہب کی کتابوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر کوئی سمجھدار ان سے لغوی معنے نہیں لیتا۔ یہ استعمال اور تشبیہ کے طور پر آیا ہے۔ بیشک بائبل میں خدا کو ماں نہیں لکھا ہے۔ مگر باپ کا درجہ بڑا اور بیٹا باپ کے پیچھے چلتا ہے اور اسی کے نام سے کہلاتا ہے۔ اس وجہ سے ان القاب سے کوئی خاص انفضلیت مسیحی تعلیم پر ظاہر نہیں ہوتی۔ بائبل میں جانوروں کو پیار کرنے کی نہیں۔ بلکہ انسانوں سے محبت رکھنے کی ہدایت ہے اور سب سے بڑھکر دشمنوں کو پیار کرنے کا حکم ہے۔ اور لکھا ہے۔ اگر تو اپنے بھائی سے محبت نہیں رکھتا تو خونی ہے۔ اور خونی ابدی زندگی اپنے میں نہیں رکھتا۔ اس کے مقابلہ میں اور کوئی مذہب ایسی پاک اور شاندار تعلیم پیش نہیں کر سکتا۔ روح اور خدا کے ایک ساتھ قدیم ہونے سے ان کا آپس میں کوئی علاقہ نہیں رہتا۔ قدامت کو ایک دائرہ کی صورت میں ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ فرض کرو الف ب پ ایک دائرہ ہے جو خدا ہے۔ اس کی نہ ابتدا اور نہ انتہا ہے۔ دوسرا دائرہ ج س ط ہے۔ جو روح ہے۔ یا تو دوسرا دائرہ پہلے کے اندر ہے یا اس سے خارج۔ اگر مانتے ہو تو روح کی خلقت ظاہر ہے۔ وہ خدا کے تابع ہے۔ اگر باہر مانو تو یہ محال عقلی ہے۔ دو وجود یکدم ایک ازلیت کے اندر کیسے سما سکتے ہیں؟ یا تو دو قدامتیں قائم کرو۔ یہ بھی محال ہے۔ لاچار یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے کہ یا تو روح مخلوق اور محتاج بالغیر ہے یا قائم بالذات اور مختار۔ آخرالذکر حالت میں حق اللہ سے آزاد ہے۔ مگر ہمارا تجربہ اور فطرت انسانی اس کے خلاف شہادت دیتی ہے لہذا اول الذکر خیال ماننا پڑتا ہے۔ جو معقول اور ہمارے تجربہ کے عین موافق ہے۔

رہا کرموں کے بارہ میں۔ آریہ اور مسلمان نیک کام اس غرض سے کرتے ہیں کہ اگلے جہان میں بھلا ہو یعنی سورگ یا بہشت میں داخل ہوں۔ یہ خود غرضانہ خیال ہے۔ مسیحی خیال اور اصول یہ ہے کہ چونکہ انسان اور خدا کا باپ بیٹے کا سمبندھ ہے اس لئے باپ کے احکام کی خوشی خوشی فرمانبرداری ہونا چاہئے تو سب سے بڑی سعادت ہے۔ ہم ایمان کو مقدم ٹھہراتے ہیں یعنی خداوند مسیح پر ایمان لاکر خدا کے فرزند ہونے کا استحقاق حاصل کرتے ہیں۔ چونکہ آسمانی باپ ذات پاک ہے۔ اس نے اولاد کے لئے بھی پاک بننا اور نیک کام کرنا فرض ہے۔ صرف یہی ایک وسیلہ ہے جس سے انسان اس دنیا اور نیز اگلی دنیا کی کامل رہائی حاصل کرکے سرچشمہ راحت کے پاس پہونچ سکتا ہے۔ جو خداوند باپ ہے۔ اور انسان کی ہستی کا مقصود اولیٰ یہی خیال ہونا چاہئے۔ سعادت دارین اسی میں مضمر ہے۔

اوم

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم!

اخبار نورافشاں مطبوعہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۳ء۔ ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء میں کسی صاحب نے اپنے مضمون "جیو اور ایشور کے انادی ہونے میں وجہ تفاوت کیا ہے" میں دیانندیوں کو جواب دینے کے لئے کہا ہے۔ جو عرض ہے کہ جب وہ صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ ویدک دھرم جیو اور ایشور کو دو پرندوں سے تشبیہ دیتا ہے جو ایک درخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک اس درخت کے پھل کو کھاتا ہے۔ دوسرا نہ کھاتا ہوا صرف ساکشی بصورت دیکھ رہا ہے تو اب ہم جواب دیں تو کس بات کا دیں کیا وجہ تفاوت صاف طور پر بیان نہیں کر دی گئی۔ یا کیا ہم ویدک دھرم کو جواب دے جبکہ جو پرتیکش ہونے کی وجہ سے کسی دلیل کا محتاج نہیں۔ (یعنے سوتہ پرمان ہے۔) کیا یہ سچ نہیں کہ بنا آنکھ کے ہم اندھے ہیں۔ اور بلا کان کے بہرے۔ اور بلا ناک کے ہم کچھ سونگھ نہیں سکتے۔ جب حال یہ ہے کہ ہم من اندریوں وغیرہ کے بغیر نہ دیکھ سکتے ہیں۔ اور نہ سن سکتے ہیں۔ اور نہ سمجھ سکتے ہیں اور کچھ لطف اٹھا سکتے ہیں۔ اور نہ کچھ کر سکتے ہیں۔ اور یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ جا سی من اندریاں اور اعضا وغیرہ سب پارکرتک ہیں یا روح چیزیں تو بالکل عیاں ہیں۔ ایک ہم اور ایک پرکرتی (یعنے ہمارے من اندریاں اور اعضا کا اپادان کارن) اور یہ بھی ہمیں معلوم ہے کہ جس مادہ سے ہمارے دل و دماغ کان آنکھ وغیرہ اعضا بنے ہیں اس میں از خود دل دماغ کان آنکھ وغیرہ اعضا بن جانے کی طاقت نہیں تو پھر یہیں دل دماغ۔ کان آنکھ وغیرہ اعضا پرکرتی سے بناکر کس نے عطا کئے۔ کیونکہ نہ تو پرکرتی ہی میں طاقت ہے کہ وہ از خود دل و دماغ کان آنکھ وغیرہ اعضا بن جائے اور نہ ہی ہم نے اپنے دل دماغ کان آنکھ وغیرہ اعضا کو آپ بنایا ہے۔ آخر وہ تیسرا کون ہے۔ خیر کوئی ہو وے مگر ہم جس سے انکار نہیں کر سکتے ویدک دھرم میں بھی تو خوبی ہے۔ وہ جیسا کہتا ہے ایسی کہتا ہے جو ساکشات (پرتیکش) ہوگی۔ وہ اندھے وشواس کی تعلیم نہیں دیتا اس لئے تو ویدک دھرم صاف طور پر جیو اور ایشور کا جدا جدا وجود بیان فرماتا ہے۔ جیسا کہ معترض صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ ویدک دھرم کے رو سے پرندہ دو ہیں خیر ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ویدک دھرم کے رو سے جیو اور ایشور دو جدا جدا وجود ہیں۔ سری شنکر سوامی جی نے اگر جیو اور ایشور کو ایک ہی وجود خیال کیا ہے تو انہوں نے بڑی سخت غلطی کھائی کہ وید دھرم کے ادویت سدہانت کو ویدک گرنتھوں سے نکالنے کی کوشش کی۔ انہیں چاہئے تھا کہ ادویت ان کا اپنا سدہانت تھا تو ویدک گرنتھوں میں سے یہ سدہانت نکالنے کی بجائے جینی وغیرہ ویدک دھرم کے ورودھیوں کی طرح اپنے اس سدہانت کو آپ اناد اور نکھڑا کر اس سدہانت کو بیاس جی کے اتر میمانسا اور اپنشدوں کے سر نہ مڑھتے۔ کیونکہ راجح وغیرہ ودوانوں نے اور مہارشی سوامی دیانند جی مہاراج نے بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اتر میمانسا اور اپنشدوں وغیرہ ویدک گرنتھوں سے ادویت کی سدھی نہیں ہوتی یہ سب گرنتھ دویت ہی کو سدھ کرتے ہیں۔ ادویت وادیوں کو چاہئے کہ ادویت کو ویدوں اور ویدک گرنتھوں کے سر نہ مڑھیں۔ بلکہ اس سدہانت کو اپنا نج سدہانت ظاہر کرکے دنیا میں پیش کریں جیسا کہ جینی وغیرہ لوگ اپنے سدہانتوں کو آزادانہ طور پر پیش کرتے ہیں۔ ویدک دھرم کوئی مسلمانوں و عیسائیوں

اور یہودیوں کی طرح تو ہے نہیں کہ غیر مذاہب کے لوگوں پر قتل و غارت کو روا رکھے۔ وہ تو ہر ایک کو معقولیت سے قایل کرتا ہے۔

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ میں قرآن انجیل توریت زبور وغیرہ آسمانی کتابوں کو ویدک دھرم کے برخلاف تعلیم دینے والی خیال کرتا ہوں میں تو مسلمانوں عیسائیوں یہودیوں وغیرہ مست وادی لوگوں کو (جو ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا دھرم سمجھ رہے ہیں۔ اور جنکا ایمان یہ ہے کہ ہم ہی بہشت کے وارث ہیں اور باقی تمام انسان دوزخ کا ایندھن ہیں) بلاشک وشبہ ویدک دھرم کے برخلاف خیال کرتا ہوں۔ میرا پختہ یقین ہے کہ ویدک دھرم (الہامی دھرم) تمام منشوں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں کے لئے ہے اور کہ اس کے نشان ہر جگہ برابر پائے جاتے ہیں۔ اور کہ وہ انسانی فطرت کے اندر ہر زمانہ میں یکساں طور پہ پایا جاتا ہے۔ خدا کا کلام خدا کے ساتھ ہے۔ خدا ہمیشہ سے ہے۔ خدا کا کلام بھی ہمیشہ سے ہے۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ وید نت ہیں۔ البتہ ہر انسانی سرشٹی کی ابتدا میں ویدوں کا پرکاش (نزول) ہوتا ہے۔ کلام الٰہی کے نازل ہونے کے بغیر کوئی بھی انسانی سوسائٹی دنیا میں اپنا قدم جما نہیں سکتی اور نہ ہی پھول پھل سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ویدوں کے پرکاش کے بنا انسان محض ایک درندہ حیوان ہوتا ہے جو شدید روحانی ابتلا ہو ایسے وقت میں کلام الٰہی کے نازل ہونے کی اشد ضرورت ہوتی ہے وید کا پرکاش خواہ کسی زبان میں ہو وہ سنسکرت (شستہ) ضرور ہوتی ہے۔ خدا کا کلام خواہ کسی ملک کے باشندہ پر نازل ہو وہ آپ ہی شائستہ ضرور ہوتا ہے۔ صرف رگ یجر سام اتھروید سنسکرتا دن کی زبان ہی سنسکرت (شستہ) نہیں۔ بلکہ قرآن انجیل توریت زبور وغیرہ صحف آسمانی بھی سنسکرت (شستہ) ہے قرآن کی عربی شستہ عربی ہے۔ اور بائبل کی عبرانی شستہ عبرانی ہے۔ اور ان صحائف میں انسان کو اپنے دھرم پر چلنے کی ہدایت ہے جس دھرم پر چلنے کی رگ یجر سام اتھروید میں ہدایت ہے اچھا اگر ویدک دھرم کے رو سے آتم کے بندھن میں آنیکا باعث اس کا پاپ کرتنگ جگت روپی درخت کے پھل کا کھانا ہے تو کیا قرآن اور بائبل قربت آدم کا باعث کچھ اور بتلاتے ہیں۔ ہاں البتہ مسلمانوں عیسائیوں اور یہودیوں نے اس کو ایک تاریخی واقعہ تصور کیا۔ کیونکہ انہوں نے آدم کو ایک تاریخی شخص سمجھا۔ اور ہم اس کو ایک روحانی واقعہ تصور کرتے ہیں۔ کیونکہ ہم آتم کو کوئی تاریخی شخص خیال نہیں کرتے۔ بہرحال خدا خدا ہے اور آدم آدم ہے۔ خدا آدم بننے سے رہا اور آدم خدا بننے سے ؎

آدم کو خدا مت کہو آدم خدا نہیں
لیکن خدا کے نور سے آدم جدا نہیں

مسلمانوں اور عیسائیوں اور یہودیوں میں خدا کو بصیغہ مونث پکارنے کا دستور نہیں ہم خدا کو بصیغہ مذکر بھی پکار سکتے ہیں اور بصیغہ مونث بھی۔ قرآن جس کھوش کو اشٹ پکیان کرتا ہے ہم اسی کو اشٹ بھی دیوی کہتے ہیں۔ ایک پنجابی جس کو بوڑی والا نار کہتا ہے۔ ہندوستانی اسی کو برگد اور ستار کہتا ہے گرگد کی سر سبز ہوتی ہے۔ اور وہ بھی پشت سے اگتی ہے منڈک اپنشد نے پرکرتی کو درخت سے اور جیو و ایشور کو دو پرندوں سے تشبیہ دی ہے شوتاشوتر اپنشد میں پرکرتی کو ایک عورت سے اور جیو اور ایشور کو دو پرشوں سے تشبیہ دی ہے کہ ایک پرش اس استری سے صحبت رکھتا ہے۔ اور دوسرا الگ رہتا ہے۔ بات ایک ہی ہے۔ پیرایہ جدا ہے۔ ابھی ایک پیرایہ بائیبل کا رہ گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ دنیا کی پیدایش ایک عورت سے ہوئی ہے جس کے ساتھی دو پرش ہیں مطلق تثلیث سے کوئی کہاں بھاگ سکتا ہے۔ تکفیر ایک دیانند کی ماں باپ بیٹا روح القدس کی تثلیث عیسائیوں میں وید کے دھرم کا نشان تا حال باقی ہے۔ فقط راقم مکشیر ایک دیانندی ۳۰ نومبر سنہ ۱۹۱۳ء

(دیکھو اس کا جواب ایڈیٹوریل میں)

ضرورت

ایک دیانتدار لائق عیسائی موچی کی ضرورت ہے۔ جو کہ عمدہ انگریزی بوٹ وغیرہ بنا سکے تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہو سکتا ہے۔

المشتہر:- جے۔ ایچ۔ ٹی۔ جنرل مرچنٹ گجرات پنجاب

سودیشی گرم کپڑا ۱۲/۲

کشمیری پٹی رُوئی چارخانہ پٹی۔ دھسہ۔ چادر وغیرہ بدستور سابق ہماری معرفت منگا سکتے ہیں۔

مفصل نرخنامہ و سندات وغیرہ درخواست پر مفت مل سکتی ہیں۔

نرخنامہ پٹی فی تھان جو ایک پورے سوٹ کے لئے کافی ہے شروع ۱۲ روپیہ تک نرخ کوئی ایک بڑی سفید ۱۲ سے ۲۵ روپیہ تک۔

نوٹ:- چونکہ کشمیری پٹی اعلیٰ دستکاری ہے۔ اس لئے ہر ایک تھان کی زمین و رنگت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے اس لئے نمونہ ارسال نہیں ہو سکتا۔

المشتہر:- ہرگوبند ہرنام بھیما سنگھ کشمیر ہاؤس پٹی

ضرورت

ایک ایسی مسیحی خاتون کی ضرورت ہے جو زبان انگریزی میں ایسی اچھی واقفیت رکھتی ہو اور انتظام خانہ داری میں ماہر ہو خواہ بیوہ ہو یا کنواری۔ آپ کو میرے ایک دوست سردار امیر سنگھ صاحب جج و مجسٹریٹ خاص دریاست بہاولپور کی اہلیہ اور ہر دو دختران کے ہمراہ رہنا ہوگا۔ اور ان کو تعلیم دینا و انتظام خانہ داری میں مدد دینا آپ کا کام ہوگا۔ مکان رہائش معہ سامان مفت دیا جاویگا۔ ملازمت مستقل ہوگی۔ بشرطیکہ دونوں طرف سے اگر طبیعت کی مطابقت ہو تو دس پاؤ عرصہ ہوگا۔ تنخواہ ماہواری کا فیصلہ تحریری ہو سکتا ہے۔ تمام عرائض ذیل کے پتہ پر مورخہ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء سے پہلے پہلے آجاویں۔

المشتہر

مسٹر ایم۔ این۔ ہوڑ پلیڈر کپورتھلہ۔
(ریاست کپورتھلہ)

حالات جاپان	۲ر و ۸ر	اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی	مسیح کے خاص دوست	۹ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۹ر	تاریخ مذہب	۸ر	کشف الحقایق	۸ر
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲ر و ۲ر گورمکھی	۲ر	تاریخ روم	۸ر	بیگناہ نبی	۳ پائی
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر	تاریخ مصر	۸ر	فارقلیط	۳ پائی
آواگون یا آئندہ زندگی	۱ر	تاریخ یونان	۸ر	حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
تناسخ کا کھنڈن	۲ر	مرقع روس	۸ر	حضرت محمد	۳ پائی
سیر ہند	عصر	قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر	انجیل شریف کی صحت ودرستی	۳ پائی
بچوں کی پرورش	۱ر	حیات پولوس	۴ر	اسمار الٰہی	۳ پائی
لیبوریٹری معتقد	۱ر	حیات داؤد	۸ر	خدا کے دس حکم	۳ پائی
وکیل کی سرگذشت رومن	۶ر	راہ زندگی	۱۲ر	مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
دوسوال زناستنگ تعلیم کاروازر فے فلاسفی	۲ر	موازنہ مذاہب رومن	۸ر	مسیح یا محمد	۳ پائی
سوچیر کاسش	۴ر و ۹ر مجلد ۱۲ر	گنجینہ اسلام رومن	۸ر	نماز	۳ پائی
ملکہ آستر کا احوال باتصویر ولایتی	۶ر	رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر	سچا اسلام	۳ پائی
ملکہ روت کا احوال ” ”	۶ر	تلاش حق اُردو - رومن اُردو	۳ر و ۹ر	قرآن	۳ پائی
موسیٰ کا احوال ” ”	۶ر	دولت لازوال اُردو	۲ر-۵ر-۸ر	یسوع مسیح	۳ پائی
وشنو کے دس اوتار	۲ر	” رومن اُردو	۸ر	یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳ پائی
ویدک تصنیفا	۱ر	عزت بیمثال اُردو	۲ر-۵ر-۸ر	سورہ فاتحہ	۳ پائی
اصلاح تمدن	۵ر	” رومن اُردو	۸ر	ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
اصلاح زراعت	۱ر	اصلاح اخلاق	۴ر	خدا ہمارا باپ	۳ پائی
صنعت ودستکاری	۲ر	ہند کی افلاس کا انسداد	۱ر	کیا انجیل منسوخ ہوگئی	۳ پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی	شادی کی بابت خیالات	۱ر	انصاف کا دن	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	”	سچی اور جھوٹی خیرات	۲ پائی	فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی	صفائی کی ضرورت	۳ پائی	لقطہ ویو کی دیانندی تفسیر۔ رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی۔ گریسولڈ	۴ر
پرستش حیوانات	۳ پائی	دعوتِ اسلام	۶ پائی		
تیرتھ	۶ پائی	مسیح کا نمونہ			

کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم۔ ویری

صاحب آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ..... عہ
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک ۳ ۳
ہندوستان وپنجاب سے معہ محصولڈاک ما بعد ۳ ۳
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۳ ۵

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے ر	ھ	مے
چوتھائی کالم	ھ	مے	للعہ ۱۴
نصف کالم	مے	للعہ	عہ ۲۵
پورا کالم	للعہ ۱۴	عہ ۲۵	للعہ ۴۰
پورا صفحہ	للعہ ۴۰	۷۵	ما ر

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری۔ (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نا منظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط وکتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم ونثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے کی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے +

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اُردو الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچین اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ موجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ مونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کریں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اُردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہی اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک کے ہیں۔ قیمت ۸ر ہے +

باغِ دِل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہو اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہی۔ اگرچہ پانچ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہو درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہرحالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہو۔ باغ دل کے چاروں نمبر ۱۹۱۲ء کے ۱۲ر فی نمبر لیا جاتا ہو + درخواستیں نام پادری ای۔ ایم ویری بی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۲۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ۲ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہو۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہو۔ اور نئے پراسپکٹس اُردو وانگریزی ہینجنگ ڈائرکٹر پادری وائی۔ کلارک ایم۔ اے۔ نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۹۱ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۶ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا للعہ سے ۵ کرونول لعہ +

مزید دریافت کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

(پادری جے۔ ڈی۔ ہیرون صاحب پبلشر ایڈیٹر ومینجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دائلی بردر چھپا +